ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسروں کے ذہن تک اپنا پیغام پہنچانے
اور اُن کا پیغام وصول کرنے کے آسان اور عملی طریقے

ٹیلی پیتھی کے عملی طریقے

وقار عزیز

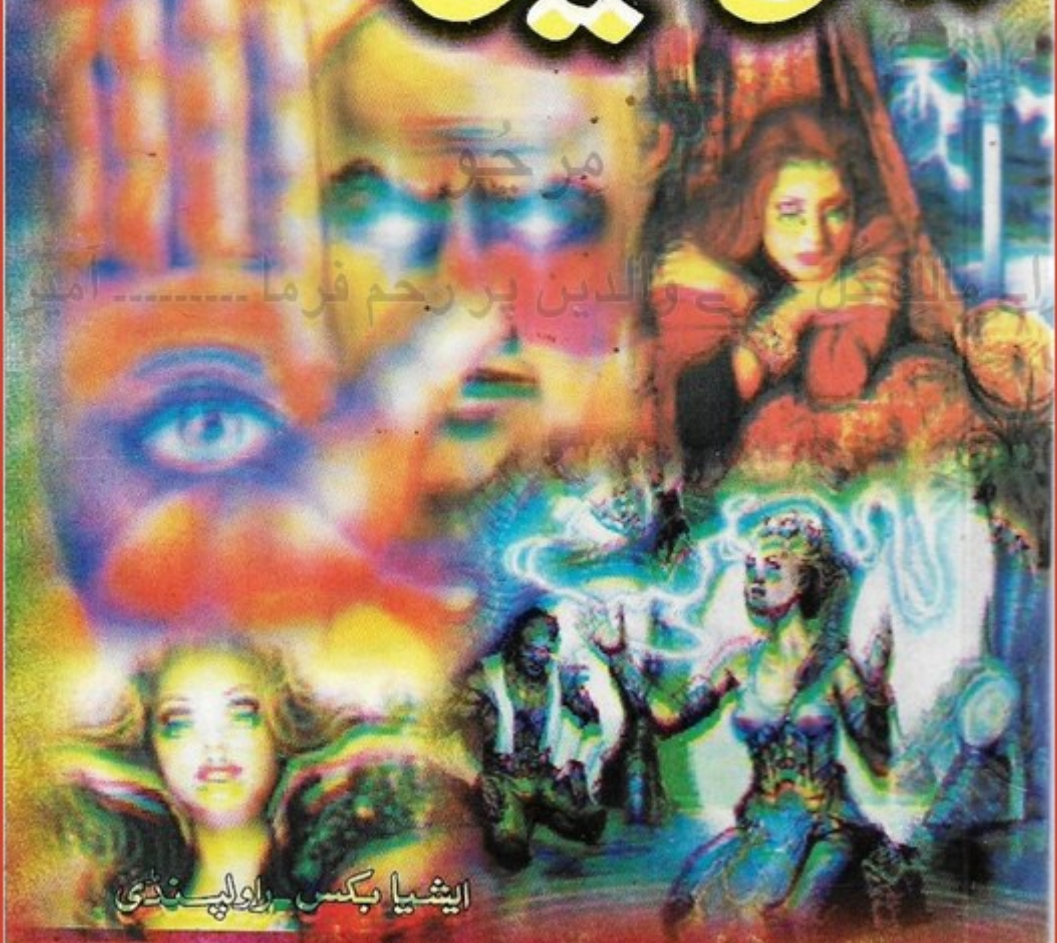

ایشیا بکس راولپنڈی

ٹیلی پیتھی

کے عملی طریقے

•

تصنیف ..... ڈبلیو۔ای۔بٹلر

تلخیص، تشریح اور ترجمہ ..... وقار عزیز

•

ASIA BOOKS

ایشیا بکس

پوسٹ بکس نمبر 554

راولپنڈی۔ پوسٹ کوڈ 46000

مرچو

اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما ..... آمین

All rights reserved.No part of this book may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopyings, recording or by any information storage or retrieval system, without permission in writing from the publisher.

ASIA BOOKS

P.O.Box, 554. 148-3,Sehgal street
Murree Road, Rawalpindi,Cantt.
Post Code 46000

Mob: 0345-5300110
Ph: 051-2518699
051-5120611

Several Editions: 1985 onwards
This Edition: 2012

Printed at.

Marshal Printers, Rawalpindi

Our books are available at all leading booksellers.List given at the end of this book.If not available write to us directly.

جن بک سیلرز سے آپ کو ہماری کتابیں مل سکتی ہیں
ان کی فہرست کتاب کے آخری صفحے پر دیکھیں

فہرست

پہلا باب

یہ کتاب میرے تجربات پر مبنی ہے
ٹیلی پیتھی کیا ہے ؟
برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی
انتقالِ خیال
ٹیلی پیتھی کی مقبولیت
ٹیلی پیتھی اور جرائم
ٹیلی پیتھی کے طریقے
ٹیلی پیتھی کی صلاحیت تمام لوگوں میں ہوتی ہے

دوسرا باب

ٹیلی پیتھی اور دوسرے نفسی علوم
ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسروں پر قابو حاصل نہ کریں
نفسی قوت کا غلاف
لازمی یا اختیاری اصول

پیغام بھیجنے والا، پیغام وصول کرنے والا
آپ بھی ٹیلی پیتھی سیکھ سکتے ہیں
مخفی علوم کے ادارے
یقین کی قوّت
دو غلط تصوّرات۔ صحیح تصوّر
ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا طریقہ
ٹیلی پیتھی کے عمل کے مختلف مرحلے
تصویر ابھارنے کی صلاحیّت
ذہنی یا خیالی تصویر
چند حیرت انگیز واقعات
ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام کی وصولی
ٹیلی پیتھک پیغام کس طرح وصول ہوتا ہے۔
بے ساختہ تحریر

تیسرا باب

قربت کا احساس لازمی ہے
ٹیلی پیتھی کے لئے باقاعدہ نظام
ماحول اور نفسی صلاحیّت
توجہ میں بیرونی خلل

عامل اور معمول کو پُرسکون ہونا چاہیئے
آپ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں
ٹیلی پیتھی کی صلاحیّت بڑھ سکتی ہے
بیرونی اثرات
روحانی یا نفسی تعلّق
عامل اور معمول میں نفسی تعلّق
کامیابی کے لئے ضروری ہدایات
پیغام کا تصویری عکس
توجہ مرکوز کرنا
چیزوں کو پس منظر سے الگ کرنا
عورتیں جلد پیغام وصول کرتی ہیں

چوتھا باب

ٹیلی پیتھی کی تربیت
تربیت کے بُنیادی اُصول
مخفی قوّت کو بیدار کرنا
مشرق اور مغرب میں رائج سانس کی مشقیں
ٹیلی پیتھی کا پہلا تجربہ
خاموش گفتگو

پیغام رسانی کا طریقِ کار
پیغام وصول کرنے کا طریقہ
ٹیلی پیتھی کے تجربات کی تعداد
تاخیر سے ملنے والے تاثرات

پانچواں باب

ہپناٹزم کے ذریعے ٹیلی پیتھی
عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی پیتھی کا رابطہ
دائرے کا طریقِ کار
ادویات اور نفسی قوت
نیند کی حالت میں ٹیلی پیتھی

چھٹا باب

اِرد گرد کے لوگوں سے ٹیلی پیتھک رابطہ
پودوں پر ٹیلی پیتھی کے اثرات
عظیم معجزاتی قوتوں پر انسان کا اختیار
اِن قوتوں پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے
نفسی توانائی کے کرشمے
ٹیلی پیتھی کی لہروں کے ذریعے شفاء
نفسی توانائی کی لہریں یا انسانی جسم
غیر مادی وجود کے کرشمے

ساتواں باب

خیالی پیکر
خیالی پیکر کی نفسی قوت
نفسی قوت دوسروں کو عطا کرنا
بد رُوحوں کا اثر یا نفسی قوت کا کرشمہ
مافوق الفطرت قوتوں کے اثرات
ٹیلی پیتھی ایک وسیع علم ہے

مرحوم
اللہ کل میرے والدین پر رحم فرما..... آمین
ASIA BOOKS
ایشیا بکس
آپ کے لئے مفید اور معیاری کتابیں پیش کرنے والا ادارہ

پہلا باب

یہ کتاب میرے تجربات پر مبنی ہے
ٹیلی پیتھی کیا ہے؟
برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی
انتقالِ خیال
ٹیلی پیتھی کی مقبولیت
ٹیلی پیتھی اور جرائم
ٹیلی پیتھی کے طریقے
ٹیلی پیتھی کی صلاحیت تمام لوگوں میں ہوتی ہے

اس کتاب میں ٹیلی پیتھی کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ میں نے اس موضوع پر جو کچھ لکھا ہے وہ میرے اپنے تجربات پر مبنی ہے لیکن یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ میں نے دوسرے لوگوں کے تجربات اور ان کے نتائج سے بھی استفادہ کیا ہے کیونکہ کسی اہم موضوع پر قلم اٹھاتے وقت دوسرے لوگوں کے علم اور تجربات کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیئے۔ میں ایسے تمام لوگوں کا ممنون ہوں جو میرے لئے مشعلِ راہ بنے۔

ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں کہ کسی شخص نے ماضی کے ورثے سے مدد لئے بغیر علم کے کسی شعبے میں مہارت پیدا کی ہو۔ آج ٹیلی پیتھی سمیت علوم و فنون کے میدان میں جو ترقی ہوئی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم سے پہلے بہت سے لوگوں نے ان علوم و فنون سے متعلق تحقیق کی اور آگے چل کر موجودہ نسل نے ان لوگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان علوم و فنون کو اور ترقی دی۔ ٹیلی پیتھی کے سلسلے میں بھی موجودہ نسل نے ماضی کے ورثے سے استفادہ کیا ہے لیکن اس موضوع پر لکھتے ہوئے جو دشواری پیش آتی ہے وہ ہے اس موضوع پر کتابوں کی کمی۔ اگر ٹیلی پیتھی کے موضوع پر کہیں سے کوئی چھپا ہوا مواد حاصل ہوتا ہے تو وہ اتنا الجھا ہوا ہوتا ہے کہ ایک عام آدمی کے لئے اسے سمجھنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اسے ٹیلی پیتھی کے موضوع پر واضح انداز میں معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

یہ کتاب میرے تجربات پر مبنی ہے

ٹیلی پیتھی کے موضوع پر طبع شدہ مواد کا سب سے بڑا ذریعہ برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی ہے۔ اس سوسائٹی کی تحقیق کے علاوہ اس موضوع پر معلومات کے چند ذرائع اور بھی ہیں لیکن ابھی تک نفسی تحقیق کی یہ سوسائٹی ہی وہ واحد ادارہ ہے جس کی فراہم کی ہوئی معلومات صحیح تصوّر کی جاسکتی ہیں۔ مابعد النفسیات (PARAPSYCHOLOGY) سے متعلق کئی اور اداروں نے بھی ٹیلی پیتھی کے موضوع پر تحقیقی کام کیا ہے اور ٹیلی پیتھی سے متعلق تجربات کئے ہیں لیکن عام آدمی کے لئے انہیں سمجھنا مشکل ہے۔

اس کتاب میں مَیں نے ٹیلی پیتھی کے ماہرین کے تجربات کو عام فہم الفاظ میں بیان کیا ہے لیکن زیادہ تر میں نے اپنے تجربات تحریر کئے ہیں۔ یہ تجربات انسان کی اس حیرت انگیز صلاحیت سے متعلق ہیں جسے ٹیلی پیتھی کا نام دیا گیا ہے۔ یہ کتاب اُن لوگوں کے لئے بھی مفید ہے جو پہلی مرتبہ ٹیلی پیتھی کے حیرت انگیز علم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں اور اُن لوگوں کے لئے بھی جو اس موضوع کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس توقع کے ساتھ میں یہ کتاب آپ کے مطالعہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔

ٹیلی پیتھی کیا ہے؟

کبھی کبھی کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے کہ آدمی حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ لوگ کہتے

ہیں کہ ہم نے پہلے نہ تو یہ بات کبھی سُنی تھی اور نہ ہی ایسا ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ جب کبھی بھی انسانی ذہن کا اس قسم کا حیرت انگیز کرشمہ رونما ہوتا ہے تو عموماً اسے ٹیلی پیتھی کا نام دیا جاتا ہے لیکن اکثر ٹیلی پیتھی کی اصطلاح کو غلط طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ اس اصطلاح کو واضح کر دیا جائے جیسا کہ ڈاکٹر جانسن نے کہا ہے کہ اصطلاحات کو واضح کر دینے سے لوگ الجھاؤ کا شکار نہیں ہوتے اور طویل بحث مباحثے کی ضرورت نہیں پڑتی

(اگر اُردو کی لغت دیکھی جائے تو معلوم ہوگا کہ وہاں ٹیلی پیتھی کو اشراق کہا گیا ہے اور اشراق کا جو مفہوم بیان کیا گیا ہے وہ ہے "ایک قلب کا اثر دوسرے قلب پر بغیر کسی مادی وسیلے کے" یعنی تعلق یا تکلم روحانی۔ تکلمِ روحانی کا مطلب ہے روحانی طور پر بات چیت)

برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی

ٹیلی پیتھی کی اصطلاح زیادہ قدیم نہیں۔ یہ لفظ پہلی مرتبہ اُس وقت منظرِ عام پر آیا جب ملکہ وکٹوریہ کے دور میں نفسی تحقیق کی سوسائٹی کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ اس سوسائٹی کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ اُن عجیب و غریب واقعات کے بارے میں تحقیق کی جائے جو بعض اوقات رونما ہوتے ہیں اور ایک عام آدمی کو حیرت زدہ کر دیتے ہیں۔ اس سوسائٹی کے بانی ممبروں میں سے ایک صاحب ایف۔ ایچ۔ ڈبلیو میئرز (F.H.W. MYERS) نے اس مافوق الفطرت صلاحیت کو ٹیلی پیتھی کا نام دیا۔

ٹیلی پیتھی کا لفظ یونانی زبان کے دو لفظوں سے مل کر بنا ہے جن کا مطلب ہے "کافی دُور سے کسی چیز کو محسوس کرنا"۔ چنانچہ ایسے تمام حیرت انگیز اور معجزانہ واقعات کو جن میں

دو افراد کے درمیان طویل فاصلے کے باوجود رابطہ قائم ہو اہو ٹیلی پیتھی کا نام دیا گیا ہے۔
یہاں رابطے کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اُس میں ایک شخص کے ذہن سے خیالات، تاثرات اور کیفیات کا دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہونا شامل ہے۔ اس سارے عمل میں ہمارے جانے پہچانے حواسِ خمسہ یعنی مادی حواس کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

ٹیلی پیتھی کی یہ تعریف کافی وسیع ہے اور بیشتر مافوق الفطرت اور معجزانہ واقعات اس تعریف کے دائرے میں آجاتے ہیں لیکن میئرز (MYERS) اور اُس کے ساتھیوں نے ایک اور اصطلاح یعنی "انتقالِ خیال" (THOUGHT TRANSFERENCE) بھی ایجاد کی۔ اس سے اُن کی مراد ٹیلی پیتھی کے ایسے واقعات تھے جب کسی شخص نے اپنی اندرونی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے اپنے خیالات کو کسی اور شخص کے ذہن تک پہنچایا ہو۔

انتقالِ خیال

انتقالِ خیال (THOUGHT TRANSFERENCE) کا لفظی مطلب ہے خیال کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن کو منتقل ہونا۔ آسان لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹیلی پیتھی ایک وسیع میدان ہے اور انتقالِ خیال اس کا ایک حصہ۔ چنانچہ فی الحال ہم ٹیلی پیتھی کا لفظ استعمال کریں گے جس میں خیالات، جذبات اور خواہشوں کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونا شامل ہے۔ خواہ یہ عمل قدرتی طور پر واقع ہوا ہو یا کسی شخص نے اپنی ذہنی صلاحیت سے کام لیتے ہوئے اپنے خیالات، جذبات یا خواہشات کو کسی دوسرے شخص کے ذہن میں پہنچایا ہو۔

ٹیلی پیتھی کی مقبولیت

کچھ عرصہ پہلے تک یہ صورتِ حال تھی کہ اکثر سائنسدان ٹیلی پیتھی کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے لیکن آجکل انسانی ذہن کی اس حیرت انگیز اور معجزانہ صلاحیت کی تحقیق کے سلسلے میں خاص دلچسپی لی جا رہی ہے۔ عام لوگوں کو ٹیلی پیتھی کے موضوع سے گہری دلچسپی ہے، وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا ٹیلی پیتھی کے ذریعے معجزے دکھائے جا سکتے ہیں۔ وہ ٹیلی پیتھی سیکھنا بھی چاہتے ہیں اور اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال بھی کرنا چاہتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی اور جرائم

یہاں ہم ایک اخلاقی نقطے پر بھی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ٹیلی پیتھی ایک صلاحیت ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک قوت ہے جسے اچھے اور بُرے دونوں مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بالکل اُسی طرح جیسے دوسری صلاحیتوں اور قوتوں کو اچھے یا بُرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مثلاً ہپناٹزم ایک ایسا فن ہے جس سے بے شمار کام لئے جا رہے ہیں۔ اسے طبّی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا سلسلہ کئی برسوں سے جاری ہے۔ عملِ تنویم کے ذریعے جسم کے درجۂ حرارت کو کم کرنا، درد کا احساس ختم کرنا اور تھکن دُور کرنا ممکن ہے۔ جراحت کے شعبے میں بھی ہپناٹزم سے کافی مدد لی جا رہی ہے اور

یہ چھوٹے بڑے اکثر آپریشنوں میں کافی مفید ثابت ہوا ہے۔ ہپناٹزم کے ذریعے بیہوش کئے جانے والے مریض جراحت کے دوران آرام سے سوئے رہتے ہیں اور ہوش میں آنے کے بعد انہیں درد کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ کئی ملکوں میں ہپناٹزم کو ذہنی امراض کے علاج اور ذہنی سکون حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اس کے باوجود بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ہپناٹزم جیسے مفید علم کو غلط مقاصد کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں اور ایسی خبریں بھی ملتی رہی ہیں کہ بعض لوگوں نے ہپناٹزم کو جرائم کے ارتکاب کے لئے استعمال کیا۔ ایسی کوششوں کی ہر شخص کو مذمت کرنی چاہیئے) چنانچہ ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس علم کو انسان کی فلاح اور بہبود کے لئے استعمال کریں۔

ٹیلی پیتھی کے طریقے

یہ ٹیلی پیتھی کا ایک مختصر تعارف تھا، ہمارے خیال میں اب ٹیلی پیتھی اور اس کے مختلف مظاہر کو سمجھنے کے لئے ضروری بنیاد فراہم کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد اب ٹیلی پیتھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے مختلف مشقوں پر روشنی ڈالی جائے گی اور اس مقصد کے لئے مفید طریقے بتائے جائیں گے۔ ٹیلی پیتھی کے لئے مشقیں نہیں بلکہ جیتے جاگتے انسان ہی ہماری تمام سرگرمیوں کا مرکز ہوتے ہیں اگرچہ بعض اوقات کچھ آلات کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔

ٹیلی پیتھی کی صلاحیت تمام لوگوں میں ہوتی ہے

اگرچہ ٹیلی پیتھی کی صلاحیت تقریباً تمام لوگوں میں ہوتی ہے لیکن اس صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے بڑے صبر و استقلال کی ضرورت ہے۔ آجکل کی مصروف اور مشینی زندگی میں اکثر لوگ صبر و استقلال سے محروم ہوتے ہیں، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے ٹیلی پیتھی کی مشق انسانوں پر کی جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی ذہنی اور جذباتی حالت میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس اصول کا اطلاق ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے دونوں افراد پر ہوتا ہے۔

شروع شروع میں ٹیلی پیتھی کے طے شدہ اصولوں کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ بعد میں جیسے جیسے تجربے میں اضافہ ہوگا آپ کو خود بخود یہ معلوم ہو جائے گا کہ کس اصول پر عمل جاری رکھنا چاہیئے اور کس اصول پر عمل درآمد کے سلسلے میں ڈھیل دینی چاہیئے۔ شروع میں ایسے اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے جن کے نتائج کے بارے میں اچھی طرح مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔ بعد میں جیسے جیسے آپ کو تجربہ حاصل ہوگا آپ نئے نئے حقائق دریافت کریں گے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ علم ایک گہرا سمندر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ لہٰذا طالب علم کو چاہیئے کہ وہ مہارت حاصل کرنے کے لئے اپنے موضوع پر زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرے اور زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرے۔ ٹیلی پیتھی کے طالبعلم کو اس موضوع کا اچھی طرح مطالعہ کرنا چاہیئے اور اس میدان میں دوسرے لوگوں کے تجربات

کو بھی مدِ نظر رکھنا چاہیئے اور ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے (طالب علم کو اپنی قوتِ مشاہدہ سے بھی کام لینا چاہیئے اور اپنے اِرد گرد ظہور پذیر ہونے والے واقعات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہیئے اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا ان میں ٹیلی پیتھی کا کوئی عنصر موجود تھا؟)

ایشیاٹکس کی پندرہ 15 مشہور کتابیں

- زندگی کا دروازہ کھلا ہے ..... وقار عزیز
- دوسروں پر جادو کیجئے ..... وقار عزیز
- گفتگو اور تقریر کا فن ..... وقار عزیز
- ذہنی صلاحیت بڑھائیں ..... وقار عزیز
- خود اعتمادی، گفتگو اور دوستی کا فن ..... وقار عزیز
- دوست بنائیں ترقی کریں ..... وقار عزیز
- انتہائی دلچسپ کتاب ..... وقار عزیز
- دانشوروں نے کہا ..... وقار عزیز
- قوتِ ارادی کا جادو ..... رفیق چوہان
- دولت، شہرت اور کامیابی کے سات اُصول ..... شاہین اقبال
- اپنی زندگی خود بنائیں ..... شاہین اقبال
- تھوڑی محنت، زیادہ ترقی ..... وقار عزیز، ذوالفقار کاظم
- محبت کا فن ..... یعقوب چودھری
- ڈر اور خوف پر فتح ..... شاہین اقبال
- ٹینشن، ڈپریشن اور بے چینی سے نجات ..... آفتاب احمد قریشی

دوسرا باب

- ٹیلی پیتھی اور دوسرے نفسی علوم
- ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسروں پر قابو حاصل نہ کریں
- نفسی قوت کا غلاف ۔ لازمی یا اختیاری اُصول
- پیغام بھیجنے والا ۔ پیغام وصول کرنے والا
- آپ بھی ٹیلی پیتھی سیکھ سکتے ہیں
- مخفی علوم کے ادارے ۔ یقین کی قوت
- دو غلط تصورات ۔ صحیح تصور
- ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا طریقہ
- ٹیلی پیتھی کے عمل کے مختلف مرحلے
- تصویر اُبھارنے کی صلاحیت ۔ ذہنی یا خیالی تصویر
- حیرت انگیز واقعات ۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام کی وصولی
- پیغام کس طرح وصول ہوتا ہے
- بے ساختہ تحریر

ٹیلی پیتھی اور دوسرے نفسی علوم

کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اُس کی حدود کا تعین کر لینا عموماً مفید رہتا ہے۔ ٹیلی پیتھی کے سلسلے میں یہ بات اور بھی ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کی مشق شروع کرنے سے پہلے ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ اس مشق کے دوران ہمیں کیا کیا نئی معلومات اور تجربات حاصل ہوں گے لیکن ایک بات بہرحال ذہن میں رکھنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ کسی علم کو بھی دوسرے علوم سے الگ کر کے صحیح طرح نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہر علم کا دوسرے علم سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح ٹیلی پیتھی کا بھی اُن دوسرے نفسی علوم سے گہرا تعلق ہے جو انسان کے ذہن کی معجزانہ صلاحیتوں کے بارے میں ہیں۔

ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسروں پر قابو حاصل نہ کریں

ٹیلی پیتھی کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ شروع کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ اس علم کو حاصل کرنے سے آخر ہمارا مقصد کیا ہے۔ ایک مقصد تو یہ ہو سکتا ہے کہ اس علم سے واقفیت حاصل کی جائے اور اپنے تجسّس کی تسکین کی جائے۔ لیکن یہ مقصد ناکافی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کے تجربات کے دوران ہمیں جو علم اور تجربات حاصل ہوں گے اُن سے کیا کام لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ دوسرے علوم کی طرح ٹیلی پیتھی کو بھی اچھے اور بُرے دونوں مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تاہم ٹیلی پیتھی کے شائقین کے لئے بعض راہنما اصول موجود ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- پہلا اصول تو یہ ہے کہ ہمیں ٹیلی پیتھی کی قوت کو اپنے ذاتی مفادات کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔
- دوسرا اصول یہ ہے کہ ہمیں اس معجزانہ صلاحیت کو لوگوں کے فائدے کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔
- تیسرا اصول یہ ہے کہ ہمیں کبھی بھی ٹیلی پیتھی کی پُراسرار قوت کو کسی دوسرے شخص کو اس کی مرضی کے خلاف مطیع بنانے اور اُس پر قابو حاصل کرنے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

ہمیں معلوم ہے کہ یہ معیار کافی سخت ہے اور بعض اوقات ٹیلی پیتھی کے ماہرین اس معیار پر پورے نہیں اترتے اور ان اصولوں سے انحراف کرنے لگتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ وہ اصول ہیں جنہیں پُراسرار اور مافوق الفطرت علوم پر عمل کے دوران ہمیشہ مدِنظر رکھنا چاہیئے۔

نفسی قوت کا غلاف

اس کرۂ ارض پر بسنے والے ہر شخص کے اردگرد نفسی قوت (PSYCHIC ENERGY) کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ نفسی قوت کے اس غلاف کو انگریزی میں AURA کہتے ہیں (اردو کی ڈکشنری میں AURA کا مطلب ہے "جو کسی نکیلی چیز سے برقی اخراج کی وجہ سے ہو"۔ چنانچہ نفسی قوت کے اس غلاف کی وجہ بھی وہ برقی اخراج ہے جو انسان کی نفسی قوت کی وجہ سے اس کے وجود کے اردگرد نفسی توانائی کی شکل میں موجود رہتا ہے)

نفسی قوت کا یہ غلاف ایک حفاظتی خول کی مانند ہوتا ہے۔ ٹیلی پیتھی کے عامل کو چاہیئے کہ وہ کسی شخص کی رضامندی کے بغیر نفسی قوت کے اس خول کو توڑنے کی کوشش نہ کرے۔ ہاں اگر کوئی شخص ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو ٹیلی پیتھی کا عامل اپنی قوت کے ذریعے اس خول کو توڑ سکتا ہے۔

(نفسی قوت کا یہ غلاف جسے ایک حفاظتی غلاف کہا گیا ہے۔ بیرونی نفسی اثرات سے ایک شخص کی حفاظت کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اگر عامل نفسی قوت کے اس غلاف کو توڑ دے تو گویا وہ معمول کو اپنا مطیع بنا لیتا ہے اور اسے معمول پر مکمل قابو حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کسی شخص پر مافوق الفطرت قوتوں کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تو اس صورت میں بھی غالباً یہی وجہ ہوتی ہے یعنی ان قوتوں کے اثرات یا تو متاثرہ شخص کے نفسی قوت کے غلاف میں الجھ جاتے ہیں یا اس غلاف کو توڑ کر ایسے شخص پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس طرح متاثرہ شخص مکمل طور پر ان مافوق الفطرت قوتوں کے قابو میں چلا جاتا ہے۔ اس طرح یہ قوتیں گویا انسان کے اندر حلول کر جاتی ہیں۔ جنوں، روحوں اور اس قسم کی دوسری مافوق الفطرت قوتوں کے اثر انداز ہونے کا بھی غالباً یہی طریق کار ہے)

لازمی یا اختیاری اصول

ٹیلی پیتھی کے بنیادی اصولوں سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد اب آپ ایک اہم مسئلے کی طرف آیئے۔ یہ مسئلہ ان بنیادی شرائط کا ہے جو ٹیلی پیتھی کے لئے بڑی اہم تصور کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ شروع شروع میں ٹیلی پیتھی کے طالب علم

پر ایسی سخت شرائط مسلط کرنا بہتر نہیں۔ جیسے جیسے آپ ٹیلی پیتھی کے تجربات کریں گے آپ کو خود بخود یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کونسی شرائط ہیں جو ٹیلی پیتھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ ہر شخص کے سلسلے میں یہ شرائط مختلف ہوں گی لیکن اس کے باوجود بعض ایسے اصول اور شرائط سامنے آئیں گی جو عمومی (GENERAL) نوعیت کی ہوں گی اور اکثر صورتوں میں لاگو ہوں گی۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کن باتوں کی پابندی بہت ضروری ہے اور وہ کونسی باتیں ہیں جن پر عملدرآمد کے سلسلے میں زیادہ سختی اور پابندی کی ضرورت نہیں۔

پیغام بھیجنے والا — پیغام وصول کرنے والا

ٹیلی پیتھی کے عمل کے لئے ہم دو اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں یعنی پیغام بھیجنے والا (عامل) اور پیغام وصول کرنے والا (معمول)۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام ایک تصویری عکس (IMAGE) کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عکس (IMAGE) وصول کرنے والا شخص ایک بے جان آئینے کی مانند نہیں ہوتا، اصل میں جو شخص پیغام وصول کرتا ہے وہ اپنے ذہن کی گہرائی میں اترتا ہے اور پیغام بھیجنے والے کے ساتھ اس کا ذہنی رابطہ قائم ہو جاتا ہے چنانچہ معمول وہ پیغام وصول کر لیتا ہے جو عامل کے ذہن میں ہوتا ہے۔

پیغام یا تصویری عکس کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونے کا یہ عمل ریڈیو کے ذریعے پیغام رسانی کے عمل سے مشابہ نہیں ہوتا۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے

پیغام رسانی کی کئی سطحیں ہوتی ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہمیں ایک حیرت انگیز حقیقت کا علم ہوتا ہے یعنی جب پیغام بھیجنے والا یہ سوچتا ہے کہ پیغام وصول کرنے والا بہت دُور ہے تو نتائج بہتر نہیں ہوتے لیکن جب پیغام بھیجنے والا اپنے تصور میں پیغام وصول کرنے والے شخص کے وجود کو اپنے قریب دیکھتا اور محسوس کرتا ہو تو بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

آپ بھی ٹیلی پیتھی سیکھ سکتے ہیں

اب ہم اِس بات کی وضاحت کریں گے کہ آیا مشق کے ذریعے ٹیلی پیتھی کی صلاحیت پیدا کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ کسی شخص میں ٹیلی پیتھی کی صلاحیت ایک اتفاقی بات ہے اور اسے کوشش اور تربیت کے ذریعے پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات قطعی غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی شخص مشق اور کوشش سے اپنے اندر یہ پُراسرار صلاحیت پیدا کرسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ٹیلی پیتھی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے اپنی خوابیدہ صلاحیت کو بیدار کرے اور مشق اور کوشش کے ذریعے اس صلاحیت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرے۔

ٹیلی پیتھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے بعض خاص طریقے موجود ہیں لیکن عام طور پر جب کسی شخص کے دل میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے کسی مرد یا عورت کو پیغام بھیجنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو یہ پُراسرار صلاحیت خود بخود اس میں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے ارد گرد روزانہ بہت سے

ایسے واقعات ہوتے ہیں جن پر ٹیلی پیتھی کا شبہ ہوتا ہے (مثلاً آپ نے کسی کو یاد کیا اور وہ آن موجود ہوا۔ آپ نے کسی کے لئے محبت کا جذبہ پیدا کیا تو وہ بھی آپ کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ آپ نے گھر بیٹھے ہوئے اچانک بے چینی محسوس کی اور بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کا کوئی قریبی عزیز سخت بیمار ہے وغیرہ وغیرہ)۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اِرد گرد ٹیلی پیتھی کا عمل مستقل طور پر جاری رہتا ہے۔ کسی شخص میں ٹیلی پیتھی کی صلاحیت کو مناسب طریقوں کی مدد سے تھوڑی سی تحریک دی جائے تو یہ صلاحیت خود بخود کام شروع کر دیتی ہے لیکن اس کی تربیت لازمی ہے ورنہ یہ صلاحیت موجود تو ہوگی لیکن ناقابلِ اعتبار اور غیر یقینی رہے گی۔

مخفی علوم کے ادارے

مخفی علوم کے بعض ایسے ادارے موجود ہیں جہاں ایک فن کی حیثیت سے ٹیلی پیتھی کی تربیت دی جاتی ہے۔ ان اداروں کے طالب علم اس فن میں اتنی مہارت پیدا کر لیتے ہیں جو واقعی حیرت انگیز ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی کی تربیت کے لئے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں وہ بالکل عام نوعیت کے طریقے ہیں اور ان میں راز کی کوئی بات نہیں۔ ایک بات جس کی طرف ان اداروں میں خصوصی توجہ دی جاتی ہے وہ ہے پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے دونوں کی ایک باقاعدہ نظام کے تحت تربیت۔

ٹیلی پیتھی کی مدد سے لوگوں کا ایک گروپ کسی ایک شخص کو مشترکہ پیغام بھیج سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی ایک شخص لوگوں کے ایک گروپ کو بھی پیغام بھیج سکتا ہے۔ میں نے کئی مرتبہ ان دونوں طریقوں کو استعمال ہوتے ہوئے دیکھا ہے چنانچہ میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ایسا صرف باقاعدہ نظام

کے تحت تربیت کی وجہ سے ہی ممکن ہوا۔

یقین کی قوّت

آیئے اب ہم اُن اہم باتوں پر تفصیل سے غور کریں جو ٹیلی پیتھی کے تجربات کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ پہلی سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے ایک شخص کسی دوسرے شخص کو پیغام بھیج سکتا ہے۔ اس یقین کی بنیاد پر وہ ذہنی فضا تیار ہو سکتی ہے جو ٹیلی پیتھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔

دو غلط تصوّرات

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ٹیلی پیتھی کے ذریعے کسی شخص کو کوئی پیغام بھیجنا مقصود ہو تو عامل کو چاہیئے کہ وہ کافی دیر تک اُس خیالی پیکر (THOUGHT IMAGE) پر توجہ مرکوز رکھے جسے بھیجنا مقصود ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامل کے دل میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کی شدید ترین خواہش ہونی چاہیئے۔ یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔

صحیح تصوّر

ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل صرف چند سیکنڈ میں واقع ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر عامل (SENDER) دوسرے شخص کو پیغام بھیجنے کے لئے کافی دیر تک اپنی توجہ پیغام یا اس پیغام کے خیالی پیکر پر شدت کے ساتھ مرکوز رکھے تو اس کا الٹا اثر پڑتا ہے یعنی خیال کے ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونے کے عمل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا طریقہ

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے دونوں کے تحت الشعور کی سطح پر واقع ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے عامل (SENDER) کو چاہیئے کہ اُسے جو خیال دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہو پہلے اپنے ذہن میں اس خیال کی جہاں تک ممکن ہو ایک واضح تصویر بنائے۔ اس تصویر کے ساتھ عامل کے جذبے کی برقی رو (EMOTIONAL CHARGE) بھی ہوتی چاہیئے۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ پیغام بھیجنے والا (عامل) اپنے ذہن میں خیال کی واضح تصویر تو بنا لیتا ہے لیکن وہ جذبے کی برقی رو پیدا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عامل کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جذبے کی برقی رو کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ حساسیّت بیدار نہیں ہوتی جو ٹیلی پیتھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے خیالات کو ٹیلی پیتھی کے ذریعے منتقل کرنا آسان ہوتا ہے جن کے ساتھ ایک شخص کے شدید اور گہرے جذبات وابستہ ہوں (جذبے کی برقی رو کی جو اصطلاح یہاں استعمال کی گئی ہے وہ عام فہم اصطلاح ہے۔ اگر آپ نے کسی سے گہری محبت کی ہو یا کسی

شخص سے آپ کی گہری جذباتی وابستگی ہو تو یقیناً ایسے شخص کو دیکھ کر یا اس کے بارے میں سوچ کر آپ کے جذبات میں ایک ارتعاش پیدا ہوا ہوگا اور آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ آپ کے جذبات میں ایک برقی رو دوڑ رہی ہے۔ یہی جذبے کی برقی رو ہے۔ تاہم جذبے کی رو سے مراد ہیجان اور بے تابی نہیں بلکہ یہ ایک گہری اور پُرسکون کیفیت ہے جس میں جذبے کی حرارت کی آمیزش ہوتی ہے)

ٹیلی پیتھی کے عمل کے مختلف مرحلے

ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کا خواہشمند شخص سب سے پہلے اپنے ذہن میں خیال کا واضح تصور قائم کرتا ہے اور اس تصور میں اپنے جذبے کی برقی رو شامل کرتا ہے اس کے بعد اس تصور کو جسے انگریزی میں CHARGED MENTAL IMAGE یعنی برقی قوت کا حامل ذہنی عکس کہا گیا ہے اپنے تحت الشعور کی گہرائی میں اتارتا ہے۔ (تحت الشعور ذہن کا وہ حصہ ہے جہاں نفسی عمل واقع ہوتا ہے) اس کے بعد ارادے (INTENTION) کا مرحلہ آتا ہے۔ ارادے سے مراد وہ فعل ہے جس کے دوران انسانی ذہن کے تحت الشعور کی مشینری کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوتی ہے۔ چنانچہ تحت الشعور پر دباؤ ڈالے بغیر اُسے ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا کام سرانجام دینے کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔

بعض لوگ اس عمل کے دوران توجہ کو مرکوز کرنے کے لئے اپنے چہرے کے پٹھوں میں کھنچاؤ کی سی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ اکثر لوگ جو ٹیلی پیتھی کی مشق کا آغاز کرتے ہیں اسی

غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ ذہن اور جسم کے درمیان گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جب ذہن پر دباؤ ڈالا جاتا ہے یا دماغ کھنچاؤ کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کا اثر جسم پر بھی پڑتا ہے چنانچہ ضروری ہے کہ ٹیلی پیتھی کے طالب علم کو ایسی تربیت دی جائے جس کی مدد سے وہ اپنے جسم میں کھنچاؤ کی حالت ختم کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے اعتدال لانے اور جسم کو ڈھیلا ڈھالا چھوڑنے یعنی RELAXATION کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اعتدال لانے اور جسم کو ڈھیلا ڈھالا چھوڑنے کے کئی طریقے ہیں لیکن ہم جو طریقہ بیان کریں گے وہ آسان بھی ہے اور مؤثر بھی۔ اس کے علاوہ صحیح طریقے سے سانس لینے کی بھی ایک آسان مشق ہے جس سے کافی مدد مل سکتی ہے چنانچہ جب عامل کے جسم پر کسی قسم کا دباؤ یا کھنچاؤ نہ ہو اور اُس کی جسمانی کیفیت مکمل طور پر پُرسکون ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عامل ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کیلئے بالکل تیار ہے۔

تصویر ابھارنے کی صلاحیت

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے لئے خود پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ذہن میں پیغام کی ایک تصویر تیار کی جائے جو زیادہ سے زیادہ واضح ہو۔ اس مقصد کے لئے ضروری

ہے کہ عامل میں ایک خاص صلاحیت ہو یعنی وہ اپنے ذہن میں ایک تصویر کو مکمل طور پر ابھار سکتا ہو۔ اس صلاحیت کو انگریزی میں VISUALIZING POWER کہتے ہیں۔ چنانچہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ذہنی تصویر ابھارنے کی صلاحیت ضروری ہے۔ یہ صلاحیت پیدا کرنے اور اسے ترقی دینے کے لئے کوشش کرنا پڑتی ہے۔

ذہن میں بغیر کسی دباؤ کے ایک واضح تصویر ابھارنا اتنا آسان نہیں جتنا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص میں ذہنی تصویر ابھارنے کی کافی صلاحیت موجود ہے تب بھی اسے چاہیئے کہ وہ اپنی اس صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے اسی خیالی تصویر (IMAGE) کو اپنے ذہن کی گہرائی یعنی تحت الشعور میں اتارا جاتا ہے۔

ذہنی یا خیالی تصویر

اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ ذہنی یا خیالی تصویر ابھارنے سے آخر کیا مراد ہے۔ آپ کو کئی ایسے لوگ ملیں گے جو کسی ہموار سطح یا کاغذ وغیرہ پر نگاہ ڈالتے ہیں اور اس کاغذ پر ایک ایسی تصویر کے عکس کو ابھارنے میں کامیاب رہتے ہیں جو ان کے ذہن میں ہوتی ہے۔ یہ عکس انہیں بالکل حقیقی محسوس ہوتا ہے جیسے واقعی ان کے ذہن میں جو تصویر تھی وہ کاغذ پر اتر آئی ہو۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ اِرد گرد موجود ہوتے ہیں وہ بھی کاغذ پر اس تصویر کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بھی ٹیلی پیتھی کا کرشمہ ہے اور کئی ماہرین نے اس قسم کے تجربات کئے ہیں۔

چند حیرت انگیز واقعات

عرصہ ہوا میں نے ایک بچی دیکھی جو ایسی تصویریں بناتی تھی جن پر بالکل حقیقی ہونے کا شُبہ ہوتا تھا۔ جب بچی سے پوچھا گیا کہ وہ ایسی حیرت انگیز تصویریں کیسے بناتی ہے تو اُس نے بتایا کہ "میں سوچتی ہوں اور جو کچھ سوچتی ہوں اس پر یکر کھینچ دیتی ہوں"۔ صاف ظاہر ہے کہ اس بچی کے ذہن میں جو تصور ہوتا تھا وہ اسے کاغذ پر منعکس کرتی تھی اور اس عکس پر پنسل چلا کر تصویر بنا ڈالتی تھی۔

میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں جو نفسی قوت رکھتا تھا اور اپنے ذہن کی پیدا کی ہوئی تصویر کو ایک کرسٹل بال (CRYSTAL BALL) میں ابھار سکتا تھا۔ جو شخص اس موقع پر موجود ہوتا اور کرسٹل بال کو دیکھتا اسے یہ تصویر صاف دکھائی دیتی۔

ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام کی وصولی

اب ہم ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔ ہاں تو ہم آپ کو یہ بتا رہے تھے کہ جو شخص پیغام بھیجنا چاہتا ہے اُسے جسمانی طور پر بالکل اعتدال کی حالت میں ہونا چاہیئے اور اس پر کسی طرح کا دباؤ نہیں ہونا چاہیئے۔ جب ایسی کیفیت ہو تو عامل اپنے پیغام کی ذہنی تصویر کو ٹیلی پیتھی کے ذریعے معمول تک منتقل کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ چنانچہ یہ تصویر عامل کے شعور سے تحت الشعور میں

منتقل ہوجاتی ہے اور پھر عامل کے تحت الشعور سے یہ تصویر معمول کے تحت الشعور تک پہنچتی ہے اور آخر کار معمول کے تحت الشعور سے اُبھر کر اس کے شعور تک پہنچ جاتی ہے اور اس طرح پیغام رسانی کا عمل مکمل ہوجاتا ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جونہی ایک شخص ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجتا ہے دوسرے شخص کو یہ پیغام فوراً وصول ہوجاتا ہے لیکن بعض اوقات پیغام پہنچنے میں تاخیر ہوجاتی ہے یا یہ بالکل نہیں پہنچتا۔ پیغام کے پہنچنے میں تاخیر یا اس سلسلے میں ناکامی کا تعلق معمول کے شعور کی کیفیت سے ہوتا ہے لیکن تجرباتی مرحلے میں اکثر جونہی ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام پہنچتا ہے وہ معمول کے تحت الشعور سے شعور کی سطح تک پہنچ جاتا ہے اور اس طرح معمول کو یہ پیغام مکمل طور پر وصول ہوجاتا ہے۔

ٹیلی پیتھک پیغام کس طرح وصول ہوتا ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے جو پیغام بھیجا جاتا ہے اس کے وصول ہونے کا انداز کیا ہوتا ہے؟ اس کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں مثلاً

- ایک اندرونی آواز سنائی دیتی ہے یا
- پیغام کا تصویری عکس (VISUAL IMAGE) دکھائی دیتا ہے۔
- بعض اوقات معمول کو پیغام کا عکس تو دکھائی نہیں دیتا لیکن اس کے ذہن میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے جو بالکل واضح ہوتا ہے اور معمول کو اس کے درست ہونے کا یقین ہوتا ہے۔

- بعض اوقات معمول کے ذہن میں اچانک ایک شدید قسم کا تاثر جنم لیتا ہے۔
- بعض اوقات معمول کے ذہن میں کسی قسم کا کوئی تاثر پیدا نہیں ہوتا لیکن اُس کے ہاتھ خود بخود چلنے لگتے ہیں اور وہ کچھ لکھنے لگتا ہے۔ اس طریق کار کو بے ساختہ تحریر (AUTO MATIC WRITING) کا نام دیا گیا ہے۔

ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام وصول ہونے کے یہ چند طریقے تھے اگر کوئی شخص ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجے تو ان میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے وہ پیغام معمول یعنی پیغام وصول کرنے والے کے ذہن تک پہنچتا ہے لیکن کبھی کبھی پیغام رسانی ایک ہی وقت میں اکٹھے دو طریقوں سے بھی ہو سکتی ہے مثلاً معمول کو پیغام کا تصویری عکس بھی دکھائی دیتا ہے اور ساتھ ہی ایک اندرونی آواز بھی سنائی دیتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

بے ساختہ تحریر

نفسی تحقیق کے دوران کئی مرتبہ بے ساختہ تحریر کا کرشمہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس طریقے سے پیغام وصول کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں اس سلسلے میں میرا اپنا تجربہ دلچسپی کا حامل ہو سکتا ہے۔

عرصہ ہوا میں لنڈن سے جہاں میرے استاد مقیم تھے چند میل دُور رہائش پذیر تھا۔ میرے یہ استاد مجھے نفسی علوم کی تربیت دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے اچانک کاغذ اور قلم لیا اور بے ساختہ طور پر ایک عبارت تحریر کی جو کچھ یوں تھی۔ "میں سوئٹزرلینڈ میں ہوں اور پہاڑوں کی بلندی پر واقع ایک ہوٹل میں قیام پذیر

ہوں۔ میں ہوٹل کے برآمدے میں بیٹھا ہوا ہوں اور برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں پر سورج کے طلوع ہونے کا منظر دیکھ رہا ہوں۔" میرے لئے یہ پیغام بڑی حیرت کا باعث تھا کیونکہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میرے استاد لنڈن سے کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا وہ گھر پر ہیں یا نہیں میں نے لنڈن میں اُن کے گھر ٹیلی فون کیا۔ ملازمہ نے مجھے بتایا کہ وہ گھر پر نہیں ہیں اور چھٹیاں گزارنے سوئٹزرلینڈ گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب میرے استاد سوئٹزرلینڈ سے واپس آئے تو میں نے ان سے اس پیغام کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ واقعی سوئٹزرلینڈ گئے تھے اور پہاڑوں کی بلندی پر واقع ہوٹل کے برآمدے سے انہوں نے طلوعِ آفتاب کا نظارہ کیا تھا تاہم میرے استاد نے بتایا کہ انہوں نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے اس قسم کا کوئی پیغام شعوری طور پر نہیں بھیجا تھا۔

اس واقعہ سے اور اس قسم کے کئی اور واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہمارے شعور کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو پُراسرار اور معجزانہ طور پر سرگرمِ عمل رہتا ہے لیکن ہمیں اس بات کی خبر نہیں ہوتی۔

ASIA BOOKS
ایشیا بکس
آپ کے لئے مفید اور معیاری کتابیں پیش کرنے والا ادارہ

تیسرا باب

قربت کا احساس لازمی ہے۔ ٹیلی پیتھی کے لئے باقاعدہ نظام
ماحول اور نفسی صلاحیت۔ توجہ میں بیرونی خلل
عامل اور معمول کو پُرسکون ہونا چاہیئے
آپ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں۔
ٹیلی پیتھی کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے
بیرونی اثرات ۔ روحانی یا نفسی تعلق
عامل اور معمول میں نفسی تعلق
کامیابی کے لئے ضروری ہدایات
پیغام کا تصویری عکس۔ توجہ مرکوز کرنا
چیزوں کو پس منظر سے الگ کرنا
سورتیں جلد پیغام وصول کرتی ہیں۔

قربت کا احساس لازمی ہے

اس سے پہلے بھی ہم بتا چکے ہیں کہ ٹیلی پیتھی کے تجربے کی کامیابی کے لئے معمول کی قربت کا احساس لازمی ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی میں فاصلے کا تصور ایک رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔ ہم نے بتایا تھا کہ اگر پیغام بھیجنے والا یہ محسوس کرے کہ جسے پیغام بھیجنا ہے وہ اس کے قریب موجود ہے تو پھر ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کامیابی کا کافی امکان ہوتا ہے۔ اب ہم فاصلے کے مسئلے کی مزید وضاحت کریں گے کیونکہ فاصلے کا تصور ٹیلی پیتھی کے تجربات پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

ہم زمین پر بسنے والے یہ محسوس کرتے ہیں کہ دوسری اشیاء ہمارے وجود سے بالکل الگ تھلگ ہیں اور ان اشیاء اور ہمارے درمیان فاصلہ حائل ہے۔ ایسا سوچنا بالکل فطری ہے۔ اگر ہم فاصلے سے متعلق اس پہلو کو نظر انداز کر دیں تو کرۂ ارض پر زندگی بحال ہو جائے۔ چنانچہ ہماری یہ عادت بن گئی ہے کہ ہم مادی دنیا میں موجود فاصلے کے تصور کو انسان کی نفسی صلاحیتوں کی غیر مادی دنیا پر بھی مسلط کر دیتے ہیں۔ ہم نے اپنی ہستی کو صرف اپنے وجود تک محدود کر رکھا ہے اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے وجود کا دوسرے جانداروں سے کوئی رابطہ نہیں لیکن ٹیلی پیتھی اور دوسرے نفسی علوم کا تجربہ ہونے کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہماری ذات کا دوسرے جانداروں کے ساتھ مستقل طور پر رابطہ قائم ہے۔

چنانچہ جب ہم سوچتے ہیں کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے عمل کے دوران پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے کے درمیان فاصلہ حائل ہے تو ہمارا

یہ یقین ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے عمل پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ فاصلے کا تصور خود کو گویا مادی حدود کے اندر قید کرنا ہے۔

فاصلے کی موجودگی کے احساس سے ہمارے ذہن میں یہ خیال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارا پیغام کسی مادی رابطے یا ذریعے کے بغیر یہ فاصلہ کیسے طے کر سکتا ہے؟ یہ شک و شبہ اس یقین کو ختم کر دیتا ہے جو ٹیلی پیتھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ ہمارا تحت الشعور ہمارے شعور کے اشارے پر چلنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ چنانچہ جب شعور میں فاصلے کی موجودگی کا احساس پیدا ہوتا ہے تو قدرتی بات ہے کہ اس کا اثر تحت الشعور پر بھی پڑتا ہے اور اس طرح ٹیلی پیتھی کا تجربہ ناکام ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ پیغام وصول کرنے والا ہمارے قریب موجود ہے تو ہمارے اس یقین سے ہمارا تحت الشعور بھی متاثر ہوتا ہے اور ٹیلی پیتھی کا تجربہ کامیاب رہتا ہے اور اس عمل میں فاصلے کی موجودگی رکاوٹ پیدا نہیں کرتی۔

جب ہم ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کامیاب ہونے لگتے ہیں تو "قریب اور دور" کا سارا تصور ایک نئی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہم ایک نئے انداز سے سوچنے لگتے ہیں اور ہمارے ذہن کو مادی حدود و قیود سے نجات مل جاتی ہے۔

ٹیلی پیتھی کے لئے باقاعدہ نظام

میں نے اب تک اُن تمام اہم شرائط پر روشنی ڈالی ہے جو ٹیلی پیتھی کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ کچھ مزید شرائط بھی ہیں جو اس عمل پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ پہلی شرط

تو یہ ہے کہ ہمیں ٹیلی پیتھی کے تجربات کے لئے ایک باقاعدہ نظام اختیار کرنا چاہیئے۔ تجربے کے بعد تمام نتائج کو فوراً تحریر کر لینا چاہیئے اور اس معاملے کو ملتوی نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ آدمی کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر تجربات کے نتائج کو تحریری طور پر یا کسی دوسرے طریقے سے محفوظ نہ کیا جائے تو تجربات کے نتائج کو یاد رکھنے میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ ہم بعض باتوں کو زیادہ اہمیت دے سکتے ہیں اور بعض باتوں کو بھول سکتے ہیں۔

اگر آپ ٹیلی پیتھی کے تجربات انسان کی عجیب و غریب اور معجزانہ صلاحیتوں کو جاننے اور اس سلسلے میں اپنے تجسس کی تسکین کے لئے کر رہے ہیں اور کسی کو ٹیلی پیتھی کا سائنسی ثبوت فراہم کرنے کی آپ کو ضرورت نہیں تو پھر آپ ہماری تجویز کی ہوئی شرائط کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کو ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ہمارا بنایا ہوا تمام عمل مشکل اور پیچیدہ محسوس ہو اور وہ چاہتے ہوں کہ بس کسی جگہ بیٹھ جائیں، یہ خواہش کریں کہ دوسرا شخص اُن کا پیغام وصول کرے اور اس طرح پیغام اُن کے ذہن سے دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جائے اور اس مقصد کے لئے ان تجویزوں پر پوری طرح عمل نہ کرنا پڑے جو ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ہم نے بتائی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں لیکن ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ہم نے جو شرائط بتائی ہیں وہ اِس شعبے میں طویل عملی تجربات کا نتیجہ ہیں۔

ماحول اور نفسی صلاحیت

ٹیلی پیتھی کے لئے جہاں ایک باقاعدہ نظام کی ضرورت ہے وہاں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ نہ صرف تمام تجربات کو باقاعدہ نوٹ کیا جائے بلکہ موسمی حالات کو بھی نوٹ کیا جائے۔ چاند کا چھوٹا بڑا ہونا، موسمی حالات مثلاً بادل، بارش، ہوا اور گرج چمک کو بھی نوٹ کرنا چاہیئے۔

موسمی حالات کی کیفیت اور ان میں تغیر و تبدل کا انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ ان باتوں کا انسان پر اثر پڑتا ہے لہٰذا ظاہر ہے کہ موسمی کیفیت کا انسان کی نفسی صلاحیت (PSYCHIC FACULTY) پر بھی اثر پڑے گا۔ مثال کے طور پر چاند کی کیفیت کا انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے اور جذباتی کیفیت میں کئی طرح کے تغیرات پیدا ہو سکتے ہیں جو ٹیلی پیتھی کے تجربات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جس کی وجہ سے حسبِ توقع نتائج برآمد نہیں ہوتے۔

توجہ میں بیرونی خلل

کئی اور باتیں بھی ہیں جنہیں ٹیلی پیتھی کے تجربات کے دوران نوٹ کرنا چاہیئے مثلاً یہ کہ جہاں آپ کام کر رہے ہیں وہ کمرہ زیادہ گرم یا زیادہ سرد تو نہیں۔ کمرے میں کسی قسم کا شور تو نہیں۔ کمرے میں کوئی ایسی بات تو نہیں جو آپ کی توجہ اپنی طرف

کھینچ رہی ہو۔ مثلاً اگر آپ کے کمرے میں گھڑی رکھی ہے تو یقیناً ٹک ٹک کی آواز ٹیلی پیتھی کی مشق میں خلل ڈالے گی۔

یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ آیا پیغام بھیجنے والا اور وصول کرنے والا دونوں جسمانی طور پر آرام کی حالت میں ہیں یا نہیں۔ ٹیلی پیتھی کے تجربات کے لئے ضروری ہے کہ بیٹھنے کے لئے آرام دہ کرسیاں استعمال کی جائیں۔ مثلاً اگر کرسی سخت اور تکلیف دہ ہے تو ظاہر ہے کہ عامل (SENDER) کو اس کی سختی محسوس ہوگی اور بے آرامی کی حالت میں ہونے کی وجہ سے اس کی توجہ بھٹک جائے گی اور اسے بار بار کرسی کا خیال آئے گا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کرسی اتنی آرام دہ بھی نہ ہو کہ آدمی اس کے اندر ہی دھنس کر رہ جائے کیونکہ کرسی کے اندر دھنس جانے سے بھی توجہ بھٹک سکتی ہے۔ چنانچہ بیٹھنے کے لئے کرسی کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نہ تو وہ بہت سخت ہو اور نہ ہی بہت نرم۔ اسے مکمل طور پر آرام دہ ہونا چاہیئے۔

ٹیلی پیتھی کی مشق اور تجربات کے دوران تنگ کپڑے نہیں پہننا چاہئیں کیونکہ تنگ کپڑوں کی وجہ سے عامل یعنی پیغام بھیجنے والے کی توجہ اپنے مادی وجود کی طرف مبذول ہو جائے گی۔

عامل اور معمول کو پُرسکون ہونا چاہیئے

ایک بات جو انتہائی اہم ہے وہ یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے دونوں کو جذباتی اعتبار سے مکمل طور پر پُرسکون ہونا چاہیئے۔ ٹیلی پیتھی کی مشق شروع کرنے سے پہلے کسی قسم کی گرما گرم بحث نہیں ہونی چاہیئے۔ جذباتی اعتبار سے مکمل طور پر پُرسکون ہونا انتہائی ضروری ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر جذبات میں تلخی ہوگی تو نفسی طاقت کمزور پڑ جائے گی۔

فرض کیجئے کہ آپ کے جذبات میں تلخی ہے، ہو سکتا ہے کہ اس حالت میں بھی آپ ٹیلی پیتھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے میں کامیاب ہو جائیں لیکن ایسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کا اصل پیغام دوسرے شخص تک نہ پہنچے اور اصل پیغام کی بجائے آپ کی جذباتی کیفیت یا خیال دوسرے شخص تک پہنچ جائے۔ یہ بھی یقیناً ٹیلی پیتھی کا کرشمہ ہی ہوگا لیکن اسے ایک ایسا تجربہ کہا جائے گا جس پر آپ قابو رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔

ہمارا یہ مقصد نہیں کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے ایک شخص کی جذباتی کیفیت یا خیال کا دوسرے شخص تک پہنچنا کوئی غلط بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بے ساختہ طور پر ٹیلی پیتھی کا کوئی کرشمہ دکھاتا ہے تو بعض اوقات اصل پیغام کے ساتھ ساتھ اس کی جذباتی کیفیت بھی دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جاتی ہے۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب آپ ٹیلی پیتھی کی مشق کر رہے ہوں تو آپ کی جذباتی حالت پُرسکون ہونی چاہیئے کیونکہ اگر عامل اور معمول کی جذباتی حالت پُرسکون نہیں ہوگی تو ہو سکتا ہے کہ تجربے میں خلل ہو۔

مایوس ہونے کی ضرورت نہیں

ٹیلی پیتھی کے تجربات کی کامیابی کے لئے صبر و استقلال ایک لازمی شرط ہے جو

لوگ نفسی علوم مثلاً ٹیلی پیتھی وغیرہ کی مشق کرنا چاہتے ہیں انہیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کامیابی کے لئے صبر و تحمل کی ضرورت ہے کوئی شخص بھی پانچ یا چھ مرتبہ ٹیلی پیتھی کی مشق کر کے کامیابی کی اُمید نہیں رکھ سکتا۔ کامیابی کے لئے مسلسل محنت اور مشق کی ضرورت ہے۔

اکثر لوگ چند مرتبہ مشق کرنے کے بعد مایوس ہو جاتے ہیں اور مشق جاری نہیں رکھتے۔ چند مرتبہ ناکامی کے بعد یہ لوگ ٹیلی پیتھی کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔

آپ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں

ایسے لوگوں کو جو ٹیلی پیتھی کے تجربات میں چند مرتبہ ناکامی کے بعد ٹیلی پیتھی کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جس طرح مختلف مادی اشیاء کو محسوس کرنے کے لئے ہمارے جسمانی اعضاء ہیں اُسی طرح ہمارے بعض غیر مادی (SUPER PHYSICAL) اعضاء بھی ہیں جن کے ذریعے ہمارا ذہن غیر مادی ذرائع سے حاصل ہونے والے تاثرات کو نہ صرف قبول کرتا ہے بلکہ ان تاثرات کو محسوس کرنے کے بعد اپنا ردِ عمل بھی ظاہر کرتا ہے۔ ہمارے مادی حواس جن کے ذریعے ہم مادی اشیاء کو پہچانتے اور محسوس کرتے ہیں موجودہ منزل تک یکایک نہیں پہنچے بلکہ ان حواس کو کارکردگی کے اس درجے تک پہنچنے میں لاکھوں برس صرف ہوئے ہیں

ہمارے مادی حواس کے مقابلے میں ہمارے غیر مادی حواس اتنے ترقی یافتہ نہیں کیونکہ ان کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ لیکن اس کے باوجود کبھی کبھی کوئی ایسا شخص دکھائی دیتا ہے جس کے غیر مادی حواس کافی ترقی یافتہ ہوتے ہیں اور وہ کئی معجزانہ کرامات دکھا سکتا ہے۔ ایسے لوگ جو حیرت انگیز کرامات دکھا سکتے ہیں یقیناً زیادہ تعداد میں نہیں لیکن ایسے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں جن میں کرامات دکھانے کی صلاحیت موجود تو ہوتی ہے لیکن خوابیدہ حالت میں۔ ان لوگوں کی اس خوابیدہ صلاحیت کو اگر معمولی سا بھی بیدار کیا جائے تو وہ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں (چنانچہ آپ یقین کیجئے کہ آپ میں بھی کرامات دکھانے کی صلاحیت ہے لیکن یہ صلاحیت خوابیدہ حالت میں ہے۔ اگر آپ مستقل مزاجی سے مشق جاری رکھیں تو آپ اس خوابیدہ صلاحیت کو بیدار کر سکتے ہیں اور اس طرح کرامات دکھا سکتے ہیں)

ٹیلی پیتھی کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ اگر کسی صلاحیت کو مسلسل استعمال کیا جائے تو اس صلاحیت میں تیزی سے اضافہ ہونے لگتا ہے اور اس کا دائرہ کار روز بروز وسیع ہوتا جاتا ہے۔ (مثال کے طور پر جو لوگ شہروں میں رہتے ہیں وہ ایسی چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے جو بہت زیادہ فاصلے پر ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ بلند عمارتوں میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں اور انہیں دُور کی چیزوں کو دیکھنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ ان لوگوں میں دُور کی اشیاء کو دیکھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس جو

لوگ دیہات میں رہتے ہیں وہ چیزوں کو بہت دُور سے بھی دیکھ سکتے ہیں کیونکہ انہیں اکثر دُور کی اشیاء کو دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے اور اُن کی نگاہ کے راستے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوتی۔ اس طرح اُن میں دُور کی اشیاء کو دیکھنے کی صلاحیت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ یہی حال دوسری طبعی اور جسمانی صلاحیتوں کا ہے۔ اسی طرح انسان میں جو غیر مادی یا بالفاظ دیگر رُوحانی صلاحیتیں ہیں اگر اُن کو استعمال کیا جائے تو ان میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور مسلسل استعمال سے ان صلاحیتوں میں حیرت انگیز حد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے معلوم کیا جائے کہ کوئی شخص ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام وصُول کرنے کے سلسلے میں زیادہ حساس ہے یا نہیں؟ یہ بات صرف بار بار کے تجربے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

بیرُونی اثرات

ہم ایک بات پھر دہرانا چاہتے ہیں۔ مسلسل تجربات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بیرُونی کیفیات (OUTER CONDITIONS) ٹیلی پیتھی کے تجربات پر کافی اثر انداز ہوتی ہیں۔ بیرُونی کیفیات میں سُورج، چاند، فضاء اور موسم کی کیفیت اور پیغام بھیجنے والے اور وصُول کرنے والے دونوں کی جذباتی حالت شامل ہیں۔ بیرُونی اثرات ٹیلی پیتھی کے تجربات کے نتائج میں اکثر خلل ڈالتے ہیں اور بعض اوقات اِن کی وجہ سے یہ تجربات ناکام بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ بیرُونی کیفیات سے اثر قبول کرنے

کی عادت یا حساسیت پر قابو پا کر ٹیلی پیتھی کے تجربات میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

(انسان کے وجود سے باہر کی کیفیات کا انسان پر گہرا اثر ہوتا ہے مثلاً جب ابر چھایا ہو اور سُورج دکھائی نہ دے تو انسان پر اس کا واضح اثر مرتب ہوتا ہے۔ چاند کی کیفیت کا انسان کے جذبات سے گہرا تعلق ہے۔ جب چاندنی رات ہو تو رُومانی جذبات بیدار ہوتے ہیں اور انسانی طبیعت میں ہیجان پیدا ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح آندھی، بارش اور طوفان بھی اپنا اپنا اثر رکھتے ہیں۔ یہ تمام اثرات سکون کی اُس کیفیت میں خلل ڈالتے ہیں جو ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ضروری ہے)

مسلسل مشق کی مدد سے بیرونی اثرات سے متاثر ہونے کی عادت پر قابو پایا جا سکتا ہے اور ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے جب بیرونی اثرات اور کیفیات آدمی پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں، تاہم شروع شروع میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ٹیلی پیتھی کی مشق کرنے والے افراد میں بیرونی اثرات کی وجہ سے جذباتی ردِ عمل پیدا ہو سکتا ہے اور اس طرح ٹیلی پیتھی کے تجربات کی کامیابی پر بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔

رُوحانی یا نفسی تعلّق

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض لوگوں کا آپس میں گہرا نفسی رابطہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک شخص کے خیالات اور محسوسات دوسرے شخص تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ (خود آپ کو یہ تجربہ کئی بار ہوا ہوگا کہ آپ نے کسی کو یاد کیا اور وہ شخص تھوڑی دیر بعد آپ کے پاس پہنچ گیا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ جو بات کہنے کا ارادہ کر رہے ہوتے ہیں دوسرا شخص بالکل وہی بات آپ

سے کہہ دیتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کسی بات کا خطرہ محسوس کر رہے ہوتے ہیں اور آپ کا خیال واقعی درست ثابت ہوتا ہے اور آپ جو بات محسوس کر رہے ہوتے ہیں وہ واقعی ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ یہ سب ٹیلی پیتھی کے معمولی کرشمے ہیں)

کلاسیکی ادب کی عشقیہ داستانوں میں اکثر ٹیلی پیتھی کے واقعات دکھائی دیتے ہیں۔ دو افراد میں اتنی گہری جذباتی وابستگی یا محبت ہوتی ہے کہ ایک شخص جو محسوس کرتا ہے دوسرے شخص کو میلوں دور بغیر کسی مادی رابطے کے معلوم ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ صرف ذہنی اور جذباتی ہم آہنگی ہوتی ہے)

عامل اور معمول میں نفسی تعلّق

ٹیلی پیتھی کے تجربات کے لئے آپ دو ایسے افراد کا انتخاب کریں جو اس نفسی تعلق کے لئے حساسیت رکھتے ہوں اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ اُن میں جذباتی ہم آہنگی ہو۔ پُراسرار علوم کے ماہرین کا کہنا ہے کہ جب دو افراد ذہنی اور جذباتی تعلق رکھتے ہوں تو اُن میں نفسی تعلق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر آپ تجربے کے طور پر ٹیلی پیتھی کی حقیقت معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہماری تجویز یہ ہے کہ آپ چند افراد منتخب کریں۔ ان افراد میں سے کچھ پیغام بھیجنے والے اور کچھ پیغام وصول کرنے والے ہوں۔ اب آپ اُس طریقے کی مدد سے جس کی ہم پہلے وضاحت کر چکے ہیں یہ معلوم کریں کہ پیغام بھیجنے والے کس شخص کے ساتھ پیغام وصول کرنے والا کونسا شخص مناسب ہے۔ آپ خود محسوس کریں گے کہ ایک خاص شخص کے ساتھ کوئی دوسرا خاص شخص ٹیلی پیتھی کے تجربات کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ پہلا جوڑا ان دو افراد پر مشتمل ہوگا جو آپ کے منتخب کئے ہوئے افراد میں سے سب سے زیادہ حساس ہیں۔ اِس کے بعد باقی بچے ہوئے افراد میں سے آپ اسی قاعدے کے مطابق دو دو افراد پر مشتمل جوڑے ترتیب دیں۔ یہ جوڑے پہلے جوڑے کے مقابلے میں نسبتاً کم حساس ہوں گے۔

اب ان جوڑوں پر آپ ٹیلی پیتھی سے متعلق تحقیق شروع کر سکتے ہیں۔ آپ محسوس کریں گے کہ پہلا جوڑا سب سے زیادہ کامیاب ثابت ہو رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرا جوڑا کامیاب ثابت نہیں ہوگا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مشق کے ذریعے ٹیلی پیتھی کی صلاحیت میں اضافہ ممکن ہے۔ لہٰذا شروع میں پہلے جوڑے کے مقابلے میں دوسرے جوڑے میں ناکامی کی شرح کچھ زیادہ ہو سکتی ہے۔ تاہم اگر دوسرے جوڑے میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کی معمولی سی صلاحیت بھی ہے تو اسے مسلسل مشق کے ذریعے بڑھایا جا سکتا ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ دوسرا جوڑا بھی پہلے جوڑے کی طرح ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کامیاب ثابت ہونے لگے گا لیکن اس مقصد کے لئے صبر و تحمل اور مسلسل مشق کی ضرورت ہے۔

بوریّت کا شکار نہ ہوں

ٹیلی پیتھی اور دوسرے نفسی علوم کے تجربات کے دوران اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب مشق کرنے والے افراد بوریت کا شکار ہونے لگتے ہیں تو اس بوریت

کے اثرات تجربات کے نتائج پر بھی پڑتے ہیں۔ ایک بات ضرور ہے کہ بعض لوگ دوسروں کے مقابلے میں جلد بوریت کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ بوریت کے احساس سے نفسی صلاحیت پر بُرا اثر پڑتا ہے اور یہ صلاحیت کم ہونے لگتی ہے۔

جب ٹیلی پیتھی کا تجربہ برداشت سے زیادہ طویل ہو جائے یا کسی دوسری وجہ سے عامل اور معمول کی مشق میں دلچسپی کم ہو جائے تو غلطیاں ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ تاہم زیادہ بوریت اس وقت ہوتی ہے جب ٹیلی پیتھی کے تجربات میں کامیابی حاصل ہونا شروع نہ ہوئی ہو۔ اگر ان تجربات میں عامل اور معمول کو تھوڑی بہت کامیابی حاصل ہو چکی ہو تو پھر بوریت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کامیابی کے لئے ضروری ہدایات

ٹیلی پیتھی کے تجربات کے دوران یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نشست زیادہ طویل نہیں ہونی چاہیئے۔ مُراد یہ ہے کہ جب آپ تجربہ شروع کریں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اُسے ختم کرنے کا نام ہی نہ لیں۔

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ عامل جو پیغام بھیجے وہ دلچسپ ہونا چاہیئے۔ اگر ان دونوں باتوں پر عمل کیا جائے تو کامیابی کے تناسب میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے جب دو افراد کے درمیان ٹیلی پیتھی کا تعلق یا رابطہ قائم ہو جائے اور مشق کے ذریعے اس رابطے کو ترقی دی جائے اور اسے باقاعدہ استوار (STABILIZE) کیا جائے تو پھر پیغام رسانی میں کامیابی کی شرح زیادہ اور ناکامی کی شرح کافی کم ہو جاتی ہے اور

ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب اُن باتوں کا جو پہلے پیغام رسانی میں ناکامی کا سبب بنتی تھیں اثر بہت کم ہو جاتا ہے یا بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ مُراد یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے باقاعدہ رابطہ استوار ہونے کے بعد جذباتی اور دوسری رکاوٹیں جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اثر انداز نہیں ہو سکتیں یا کم از کم ان کا اثر کافی کم ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ نفسی رابطہ باقاعدہ استوار ہونے کے بعد یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ جذباتی اور دوسری رکاوٹیں کس انداز سے ٹیلی پیتھی کے تجربات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان رکاوٹوں کا تدارک ممکن ہو جاتا ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر عامل مشق کے دوران معمول کو صرف ایسے پیغامات بھیجے جو جیومیٹری کی شکلوں مثلاً مربع کے نشان مربع یا تکون پر مشتمل ہوں تو وہ خود بھی بوریت کا شکار ہو سکتا ہے اور نتیجے کے طور پر اُس کے خیالات منتشر ہو سکتے ہیں اور ارتکازِ توجہ یعنی توجہ کو مرکوز کرنے کے عمل میں خلل پیدا ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ ارتکازِ توجہ (CONCENTRATION) ٹیلی پیتھی کے تجربات کی کامیابی کے لئے بہت ضروری ہے۔ ارتکازِ توجہ کی اہمیت کی ہم پہلے بھی وضاحت کر چکے ہیں۔

پیغام کا تصویری عکس

ہم پہلے بھی یہ بتا چکے ہیں کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی میں تحت الشعور (SUB CONSCIOUS MIND) کا کردار ادا کرتا ہے۔ ذہن کا یہ حصہ تجریدی تصورات (ABSTRACT IDEAS) کو قبول کرنے کی بجائے اِن تصورات

کی تصویری شکل کو جلد قبول کرتا ہے۔ چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دماغ کا یہ حصہ تصویری شکل میں پیغام کو قبول کرنے میں زیادہ مستعد (ACTIVE) ہوتا ہے۔ (ہم آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ تجریدی تصوّرات سے ہماری کیا مراد ہے۔ تجریدی تصورات وہ تصوّرات ہیں جو تصویری شکل اختیار نہیں کر سکتے یا جن کی تصویر نہیں بنائی جا سکتی۔ چنانچہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ اپنے ذہن میں اس پیغام کی تصویر بنائیں)

جب ہم تصویری عکس یا شکل کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد صرف تصویر یا شکل نہیں ہوتی بلکہ وہ احساساتی تصاویر بھی ہوتی ہیں جو ہمارے حواس مثلاً چھونے چکھنے اور سونگھنے کی مدد سے وجود میں آتی ہیں۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے جو پیغام بھیجنا مقصود ہو اگر اُس میں ان احساساتی تصاویر (SENSE PICTURES) میں سے ایک سے زیادہ تصاویر شامل ہوں تو اس پیغام کے وصول ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

توجہ مرکوز کرنا

توجہ مرکوز کرنا یا ارتکازِ توجہ سے مراد یہ ہے کہ آپ کسی ایک چیز پر اس طرح توجہ یکجا کریں کہ کوئی اور خیال اس راہ میں حائل نہ ہو۔ آپ کی توجہ اِدھر اُدھر نہ بھٹکے اور آپ اس چیز کے علاوہ جس پر آپ نے توجہ مرکوز کر رکھی ہے دوسری ہر چیز سے بے خبر ہوں۔ توجہ مرکوز کرنے سے گویا مراد یہ ہے کہ آپ اپنی تمام

ذہنی قوتوں کو ایک جگہ جمع کر دیں۔

ارتکازِ توجہ کے فن کے ماہرین اکثر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ توجہ کو مرکوز کرنے کے فن میں مہارت پیدا کرنے کے لئے شروع شروع میں آسان شکلیں منتخب کی جائیں۔ مثلاً مربع یا مکون وغیرہ اور پھر ان شکلوں پر جتنی دیر ممکن ہو توجہ مرکوز رکھی جائے۔ لیکن میری رائے اس سے مختلف ہے۔ توجہ مرکوز کرنے کے فن میں کافی طویل تجربے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس طریق کار کی مدد سے توجہ مرکوز کرنا خاصا مشکل ہو جاتا ہے حالانکہ بذاتِ خود ارتکازِ توجہ کا فن زیادہ مشکل نہیں۔ اس طریق کار پر عمل کرنے والا شخص بوریت کا شکار ہو جاتا ہے اور بوریت نہ صرف توجہ مرکوز کرنے میں مشکل پیدا کر دیتی ہے بلکہ یہ ٹیلی پیتھی کی مشق کے سلسلے میں بھی کافی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

چنانچہ میرا مشورہ یہ ہے کہ جب آپ توجہ مرکوز کرنے کے لئے کسی چیز کا انتخاب کریں تو اس چیز کو لازمی طور پر جس قدر ممکن ہو جاذبِ توجہ یعنی دلچسپ ہونا چاہیئے۔ اس چیز کے ہمراہ ان احساساتی تصاویر پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہیئے جنہیں آدمی کے حواس تیار کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے معاملے میں بھی یہی اصول کارفرما ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ٹیلی پیتھی کے ذریعے گلاب کے پھول کی تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتا ہے تو پھر پیغام بھیجنے والے شخص کے ذہن میں نہ صرف پھول کی تصویر ہونی چاہیئے بلکہ پھول کی خوشبو، پتوں کی تازگی اور کانٹوں کی چبھن کی احساساتی تصویریں بھی پھول کی تصویر کے ساتھ شامل ہونی چاہئیں۔

چیزوں کو پس منظر سے الگ کرنا

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے تصویروں کو ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل کیا جاتا ہے اور یہی ٹیلی پیتھی کا بنیادی اصول ہے۔ چنانچہ جو تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہو ضروری ہے کہ اس تصویر کو پس منظر سے الگ کر لیا جائے ورنہ ہو سکتا ہے کہ تصویر کے پس منظر میں جو دوسری چیزیں موجود ہیں وہ بھی غیر شعوری طور پر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جائیں۔ مثلاً گلاب کے پھول کی مثال لیجئے۔ ہو سکتا ہے کہ اس پھول کے پس منظر میں کوئی خاردار جھاڑی ہو یا کوئی اور پودا ہو۔ اگر آپ پھول کو اس کے پس منظر یعنی خاردار جھاڑی اور دوسرے پودوں وغیرہ سے الگ نہیں کریں گے تو ظاہر ہے کہ آپ کا تجربہ ادھورا یا ناکام رہے گا کیونکہ آپ دوسرے شخص کے ذہن میں پھول کی تصویر منتقل کرنا چاہتے تھے لیکن جو اصل تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہوئی ہے اس میں نہ صرف گلاب کا پھول شامل ہے بلکہ خاردار جھاڑی اور دوسرے پودے بھی شامل ہیں جو گلاب کے پھول کے ارد گرد موجود تھے۔

اس طرح اگرچہ ٹیلی پیتھی کی سچائی پر تو آنچ نہیں آئی لیکن آپ کا تجربہ غلط ہو گیا اور اصل تصویر کی جگہ کچھ اور تصویر یا یوں کہیئے کہ غیر ضروری تصاویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو گئیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ ایک مخصوص چیز کی تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس چیز کو اس کے پس منظر سے کیسے

الگ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے آپ وہی طریق کار استعمال کریں جو مصور استعمال کرتے ہیں یعنی اپنی نظر کو صرف اسی مخصوص چیز پر مرکوز رکھیں اور پس منظر یا ارد گرد کی چیزوں کی طرف بالکل دھیان نہ دیں اور ان کے وجود کو محسوس ہی نہ کریں۔

اس مقصد کے لئے ایک اور طریقہ بھی ہے جسے میں نے نہایت مفید پایا ہے۔ آپ گتے کا ایک گول پائپ بنالیں اور اس میں سے اس چیز کو دیکھیں جس کی تصویر کو آپ نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہے۔

اس باب میں ہم نے ان جسمانی اور نفسیاتی اصولوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جن پر عمل کئے بغیر ٹیلی پیتھی میں کامیابی ممکن نہیں۔ ان اصولوں کے علاوہ بھی کچھ اصول ہیں لیکن ان اصولوں کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب آپ ٹیلی پیتھی میں انتہائی زیادہ مہارت پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں اور ابتدائی منازل طے کر چکے ہوں۔ ان اصولوں پر ہم آگے چل کر روشنی ڈالیں گے۔

عورتیں جلد پیغام وصول کرتی ہیں

یہاں ہم آپ کو ایک اور بات بھی بتانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام مردوں اور عورتوں دونوں کو بھیجا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جنس کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام وصول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے لیکن کئی ایسے مرد بھی ہوتے ہیں جو پیغام وصول کرنے کی کافی صلاحیت رکھتے ہیں۔

چوتھا باب

ٹیلی پیتھی کی تربیت ۔ تربیت کے بنیادی اصول

مخفی قوت کو بیدار کرنا

مشرق اور مغرب میں رائج سانس کی مشقیں

ٹیلی پیتھی کا پہلا تجربہ

خاموش گفتگو

پیغام رسانی کا طریق کار ۔ پیغام وصول کرنے کا طریقہ

ٹیلی پیتھی کے تجربات کی تعداد

تاخیر سے ملنے والے تاثرات

ٹیلی پیتھی کی تربیت

پچھلے باب میں ہم نے ان عام اصولوں کی تفصیل بیان کی ہے جن پر عمل کر کے ایک شخص اپنے خیالات کو دوسرے کے ذہن میں منتقل کر سکتا ہے۔ اب ہم پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے دونوں کی ٹیلی پیتھی کے اصولوں کے تحت تربیت کے طریقوں پر روشنی ڈالیں گے اور ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے طریق کار کی تفصیل بیان کریں گے۔

ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اور یہ عین ممکن ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے اور یہ خواہش کرے کہ اس کا پیغام دوسرے شخص کو وصول ہو جائے اور واقعی اُس کی یہ خواہش بعض اوقات حقیقت کا روپ دھارلے اور وہ جو پیغام بھیجنا چاہتا ہے وہ دوسرے شخص کو وصول ہو جائے۔

بالکل اسی طرح بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور اُس کا ذہن ہر قسم کے خیالات سے پاک ہے یعنی بالکل کورے کاغذ کی طرح اور پھر اچانک اُس شخص کو کسی دوسرے شخص کا پیغام وصول ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ خود آپ کو ٹیلی پیتھی کی کسی قسم کی تربیت کے بغیر اس قسم کا اتفاق ہو لیکن اسے محض ایک اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے باقاعدہ پیغام رسانی کے لئے بہر حال تربیت کی ضرورت ہے۔

ٹیلی پیتھی کی تربیت کے بنیادی اصول

آیئے اب ہم پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے کی تربیت کے معاملے پر غور کریں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے کو نہ صرف پیغام بھیجنے کی مشق کرنی چاہیئے بلکہ اُسے پیغام وصول کرنے کی بھی مشق کرنی چاہیئے۔ اسی طرح پیغام وصول کرنے والے شخص کو بھی چاہیئے کہ وہ پیغام وصول کرنے کی مشق کے ساتھ ساتھ پیغام بھیجنے کی بھی مشق کرے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ٹیلی پیتھی کے عمل کے دوران بعض رکاوٹیں ایسی ہوتی ہیں جو پیغام بھیجنے والے کے مقابلے میں پیغام وصول کرنے والے کے کام میں زیادہ خلل ڈالتی ہیں کیونکہ خلل اندازی عامل کی نسبت معمول پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔

آیئے ہم مختصر طور پر عامل یعنی پیغام بھیجنے والے شخص کی تربیت کے بنیادی اصولوں پر غور کریں۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے جو پیغام بھیجنا مقصود ہوتا ہے عامل اُس پیغام کو اپنے شعور (CONSCIOUS MIND) سے اپنے تحت الشعور (SUBCONSCIOUS MIND) میں بھیجتا ہے۔ یہی اصول معمول یعنی پیغام وصول کرنیوالے پر بھی صادق آتا ہے لیکن اس کی ترتیب الٹ ہوتی ہے۔ یعنی معمول کا تحت الشعور پیغام کو وصول کرتا ہے اور وصول کرنے کے بعد اس پیغام کو شعور میں بھیجتا ہے۔ جونہی یہ پیغام تحت الشعور کی حد کو پار کر کے شعور میں پہنچتا ہے معمول کو اس پیغام کا علم ہو جاتا ہے۔

جہاں تک بے ساختہ تحریر یا خود بخود لکھنے (AUTOMATIC WRITING) کا سوال ہے اس میں تقریباً یہی اصول کارفرما ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ ٹیلی پیتھی کے پیغام کی بے ساختہ تحریر میں شعور کی جگہ اعصابی نظام (MOTOR CENTRES) کام کرتا ہے یعنی معمول کا تحت الشعور پیغام وصول کرتا ہے اور یہ پیغام شعور میں پہنچنے کی بجائے اعصابی نظام میں تحریک پیدا کرتا ہے اور معمول پیغام کو شعوری طور پر وصول کئے بغیر اسے کاغذ پر تحریر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جب وہ تحریر مکمل کر لیتا ہے اور اس تحریر کو پڑھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اُسے ٹیلی پیتھی کے ذریعے ایک پیغام وصول ہوا تھا جسے اُس نے بغیر سوچے سمجھے بے ساختہ طور پر تحریر کر لیا ہے۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں تحت الشعور (SUBCONSCIOUS) ہی وہ مقام ہے جو ٹیلی پیتھی کا پیغام وصول کرتا ہے۔ چنانچہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کی یہ صورت ہوئی کہ عامل پیغام کو اپنے شعور سے تحت الشعور میں بھیجتا ہے جہاں سے یہ پیغام معمول کے تحت الشعور میں منتقل ہوتا ہے اور پھر معمول کے تحت الشعور سے یہ پیغام اس کے شعور کی سطح پر ابھر آتا ہے اور اس طرح ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔

مخفی قوت کو بیدار کرنا

اب یقیناً آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو گا کہ آخر وہ کونسا طریقہ ہے جس کے ذریعے ذہن کی مخفی قوت کو بیدار کیا جا سکتا ہے اور ذہن کے دو حصوں یعنی شعور اور تحت الشعور کا آپس میں رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے تاکہ تحت الشعور یا اس کا ایک حصہ

ابھر کر شعور کی سطح تک پہنچ جائے۔

یہ کام جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر پُرسکون حالت پر لانے اور سانس لینے کے ایک خاص طریقے کے ذریعے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر مخفی قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس طریقے کے تحت جو مشق کی جاتی ہے وہ اس نظریئے پر مبنی ہے کہ ایک عام آدمی اور خاص طور پر موجودہ دور کا انسان مسلسل طور پر اضطراب (STRESS) کی حالت میں رہتا ہے جس کی وجہ سے ذہن اور جسم کے درمیان ایک غیر ضروری تناؤ (TENSION) پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ کر پُرسکون حالات پر لایا جائے تو ذہنی اضطراب ختم ہو جائے گا اور ذہن پُرسکون ہو جائے گا۔ عام طور پر اضطراب (STRESS) کا سبب جذباتی حالت ہوتی ہے۔ اگر جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر پُرسکون حالات پر لایا جائے اور سانس کی مشق کی جائے تو جذباتی حالت کو اعتدال پر لاکر اضطراب کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ سانس کا جذبات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اگر آپ اس بات کی سچائی پرکھنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل تجربے کے ذریعے ایسا ممکن ہے۔

جب آپ جذباتی اضطراب کی حالت میں ہوں تو آہستہ آہستہ گہرا سانس لیں اور ہوا آہستہ آہستہ اپنے پھیپھڑوں کی گہرائی تک بھر لیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سانس خارج کریں اور اپنے پھیپھڑوں کو مکمل طور پر خالی کر دیں یعنی ساری ہوا خارج کر دیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس طریقے میں ایک ترمیم کر سکتے ہیں یعنی جب آپ سانس کے ذریعے آہستہ آہستہ ہوا پھیپھڑوں کی گہرائی تک داخل کر رہے ہوں تو اس دوران آہستہ آہستہ ایک سے پانچ تک گنتے جائیں۔ جب ہوا پھیپھڑوں کی گہرائی تک بھر جائے تو پھر رُک رُک کر ایک اور دو کہیں اور اس دوران ہوا کو پھیپھڑوں میں ہی روکیں۔ اس کے بعد اب ہوا کو خارج کرنے کا عمل شروع ہوگا۔ چنانچہ آپ پھیپھڑوں سے آہستہ آہستہ ہوا کو خارج کریں گے اور اس دوران پہلے کی طرح آہستہ آہستہ ایک سے پانچ تک گنیں گے جب سانس مکمل طور پر خارج ہو جائے اور پھیپھڑے خالی ہو جائیں تو آپ سانس نہ لیں اور رُک رُک کر ایک اور دو کہیں اور اس دوران پھیپھڑوں کو خالی رکھیں۔ اس کے بعد آپ ایک بار پھر پہلے کی طرح سانس کے ذریعے ہوا پھیپھڑوں میں داخل کرنا شروع کریں اور اس دوران رُک رُک کر ایک سے پانچ تک گنتے جائیں۔ اس طرح ایک بار پھر آپ سانس لینے، روکنے اور سانس خارج کرنے کے عمل کو پہلے کی طرح دوہرائیں۔

ایک منٹ تک سانس لینے اور خارج کرنے کی یہ مشق جاری رکھنے کے بعد آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کی جذباتی حالت اعتدال پر آگئی ہے اور جذباتی اضطراب یا تو بالکل ختم ہو گیا ہے یا بہت ہی کم ہو گیا ہے۔

سانس لینے کی یہ مشق اس اصول پر مبنی ہے کہ اگر کوئی شخص آہستہ آہستہ اور گہرے سانس لے رہا ہو تو اس کے جذبات میں اضطراب پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہندو یوگیوں نے آج سے صدیوں پہلے اس اصول کو دریافت کر لیا تھا اور اس اصول کی بنیاد پر انہوں نے سانس لینے کے لئے کئی مفید مشقیں تیار کی تھیں جو برصغیر کے لوگوں کے لئے خاص طور پر مفید ہیں کیونکہ یہ مشقیں یہاں کے لوگوں کی جسمانی ساخت اور مزاج کے مطابق ہیں۔

مغرب میں رائج سانس کی مشقیں

جس طرح مشرق میں مندرجہ بالا ورزشیں مقبول ہیں۔ اسی طرح مغرب میں بھی ذہنی اضطراب کو ختم کرنے اور جذباتی حالت کو اعتدال پر لانے کے لئے سانس کی کئی مشقیں رائج ہیں۔ جن میں سے ایک مشق مندرجہ ذیل ہے۔

جب آپ نے آہستہ آہستہ گہرا سانس لینے کے بعد ہوا کو پھیپھڑوں میں بھر رکھا ہو تو آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے گلے (THROAT) کو بالکل کھلا رکھیں۔ گلا کھلا رکھنے سے مُراد یہ ہے کہ اگر کوئی آپ کے سینے پر زور سے تھپکی دے تو ہوا آپ کے پھیپھڑوں سے گلے کے راستے فوراً سیدھی باہر آجائے اور گلا ہوا کے باہر نکلنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے۔ گہرا سانس لینے کے اس طریقے کی مدد سے آپ کے اعصاب کے مرکز کی قدرتی انداز سے ہلکی ہلکی مالش ہوگی اور چونکہ اعصاب کے مرکز کا جذبات سے گہرا تعلق ہے لہٰذا اعصاب کے اس مرکز پر دباؤ کم ہو جائے گا اور جذباتی اضطراب میں واضح طور پر کمی ہو جائے اور اُس جذباتی ردِ عمل پر جو غیر ارادی طور پر ایک شخص میں پیدا ہوتا ہے، قابو پانا ممکن ہو جائے گا۔

اس مشق سے چونکہ انسان کے جذباتی اور اعصابی ردِ عمل میں کمی ہو جاتی ہے لہٰذا تمام جسم پر خوشگوار اثر پڑتا ہے اور اعصابی تناؤ (MUSCULAR TENSION) کم ہو جاتا ہے۔ جذباتی اور اعصابی ردِ عمل میں اب اور زیادہ کمی کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

ایک آرام دہ کرسی پر خاموشی سے بیٹھ جائیں لیکن اس کرسی کو زیادہ نرم نہیں ہونا چاہیئے۔ اب ایک منٹ تک سانس لینے کی اُس مشق پر عمل کریں جو ہم آپ کو بتا چکے ہیں۔ اس کے بعد اب اپنی توجہ سر کی چوٹی پر مرکوز کریں اور کھوپڑی کے پٹھوں (SCALP MUSCLES) کو سکیڑیں پھر ان پٹھوں کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ اس کے بعد چہرے کے پٹھوں اور خاص طور پر پیشانی کے پٹھوں کو سکیڑیں اور سکیڑنے کے بعد ڈھیلا چھوڑ دیں۔ اب جسم کے نچلے حصّے کی طرف بڑھتے جائیں۔ یعنی سر سے پاؤں کی جانب اور راستے میں آنے والے جسم کے مختلف حصّوں کے پٹھوں کو باری باری سکیڑیں اور ڈھیلا چھوڑتے جائیں۔ اس مشق پر عمل کرتے ہوئے شروع شروع میں آپ یہ محسوس کریں گے کہ اس مشق سے اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا اور ایک مرحلہ ایسا آئے گا کہ آپ آرام سے پڑے ہوں گے اور آپ کے جسم میں کسی قسم کا تناؤ نہیں ہوگا اور آپ خود کو بالکل ڈھیلا (RELAXED) اور پُرسکون محسوس کریں گے۔ آپ یہ بھی محسوس کریں گے کہ یہ جسمانی حالت انتہائی آرام دہ ہے۔ چنانچہ جب آپ ایسی جسمانی حالت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور بغیر کسی جسمانی یا ذہنی تناؤ (STRAIN) کے اس حالت کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں تو پھر آپ ایک قدم اور آگے بڑھا سکیں گے۔

لفظ کا انتخاب

اب ایک ایسا لفظ منتخب کریں جو آپ کو پسند ہو اور اس لفظ کو اُس انتہائی

آرام دہ خاموش اور پُرسکون جسمانی حالت کے ساتھ وابستہ کردیں جو مندرجہ بالا مشقوں کے ذریعے آپ نے اپنے جسم میں پیدا کی ہے۔ مُراد یہ ہے کہ جب بھی آپ اس لفظ کو زبان کے ذریعے دہرائیں یا اِس لفظ کا تصور ذہن میں لائیں تو ایسا کرتے ہی آپ کے جسم میں خود بخود وہ آرام دہ اور پُرسکون حالت پیدا ہو جائے جس کی آپ نے مشق کر رکھی ہے۔ اِس سلسلے میں مہارت پیدا کرنے کے بعد اب آپ اِس قابل ہوں گے کہ جب بھی یہ لفظ دہرائیں گے آپ کے جسم میں انتہائی سکون کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

ٹیلی پیتھی کا پہلا تجربہ

آیئے اب ہم ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا تجربہ کریں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ جس کمرے میں یا جن کمروں میں تجربہ کرنا چاہتے ہیں وہ نہ تو زیادہ سرد ہونے چاہئیں اور نہ ہی زیادہ گرم۔ زیادہ گرمی یا سردی ٹیلی پیتھی کے تجربات پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور اس طرح تجربے کے نتائج میں خلل پڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے آپ کو بتا چکے ہیں تجربات کے دوران بیٹھنے کے لئے جو کرسیاں استعمال کی جائیں انہیں آرام دہ ہونا چاہیئے لیکن زیادہ نرم نہیں ہونا چاہیئے۔ کرسیوں کے آرام دہ ہونے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے تاکہ جب آپ کسی چیز پر توجہ مرکوز کریں تو آپ پر جسمانی اعتبار سے غیر ضروری کھنچاؤ نہ پڑے۔

اب آپ جو تصویر ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتے ہیں اسے میز پر رکھ دیں۔ اگر آپ تصویر کی بجائے کسی دوسری ٹھوس چیز کی تصویر

دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل چاہتے ہیں تو وہ ٹھوس چیز بھی میز پر رکھی جا سکتی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک وقت میں میز پر ایک ہی چیز ہونی چاہیئے۔

اگر پیغام بھیجنے والا اور پیغام وصول کرنے والا دونوں ایک ہی کمرے میں ہیں تو پھر اس بات کا انتظام کرنا چاہیئے کہ پیغام وصول کرنے والے کو میز دکھائی نہ دے تاکہ اُسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میز پر کیا رکھا ہے۔ اس مقصد کے لئے کوئی تختہ، سکرین یا دری وغیرہ استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اگر پیغام وصول کرنے والے شخص کے کانوں میں دونوں جانب روئی ڈال دی جائے تو یہ بہتر رہتا ہے کیونکہ اس طرح پیغام وصول کرنے والا معمولی سی سرگوشی بھی نہیں سُن سکتا۔

اب ایک ایسے مددگار شخص کی بھی ضرورت ہے جو تجربات کے دوران تمام حالات کو تحریر کرتا جائے۔ یہ مددگار دو کام سرانجام دے گا۔ پہلا کام تو یہ ہو گا کہ وہ میز پر ایسی اشیاء رکھے گا جن کے بارے میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام بھیجنا مقصود ہے اور دوسرا کام یہ ہو گا کہ وہ تمام ضروری باتوں کو تحریر کرتا جائے گا۔ مثلاً تجربے میں کتنا وقت صرف ہوا۔ موسم کیسا تھا۔ کمرے کا درجہ حرارت کیا تھا۔ چاند نیا تھا، مکمل تھا یا گھٹ یا بڑھ رہا تھا وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ مددگار شخص اُن دوسری باتوں کو بھی باقاعدہ تحریر کرے گا جو ٹیلی پیتھی کے تجربے پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ مثلاً پیغام بھیجنے والے کی ذہنی، جذباتی اور جسمانی حالت وغیرہ۔ اگر پیغام وصول کرنے والا شخص بھی اُسی کمرے میں ہو جہاں پیغام بھیجنے والا شخص ہے تو پھر یہ مددگار شخص پیغام وصول کرنے والے شخص کی ذہنی، جذباتی اور جسمانی حالت کے بارے میں بھی ضروری باتیں تحریر کرتا جائے گا۔

اگر عامل اور معمول الگ الگ کمروں میں ہیں تو پھر معمول کے ساتھ بھی ایک مددگار شخص ہونا چاہیئے۔ یہ مددگار شخص وہ تمام ضروری باتیں تحریر کرے گا جو عامل کا مددگار شخص تحریر کر رہا ہے اور جن کی تفصیل ہم نے اوپر والے پیرے میں بیان کی ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں ٹیلی پیتھی کا تجربہ کیا جا رہا ہو وہاں غیر ضروری بات چیت نہیں ہونی چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو یہ انتظام بھی کرنا چاہیئے کہ باہر کا شور سنائی نہ دے کیونکہ باہر کا شور توجہ مرکوز کرنے کے عمل میں خلل پیدا کرتا ہے۔ لیکن آجکل کی مشینی زندگی میں یہ ممکن نہیں کہ باہر کے شور سے مکمل طور پر نجات حاصل کی جا سکے۔ تاہم اگر کسی طریقے سے اس شور سے نجات مل جائے اور مکمل خاموشی کی فضا پیدا ہو سکے تو اس سے ٹیلی پیتھی کے تجربات میں جلد کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

خاموش گفتگو

اگر عامل اور معمول دونوں کے لئے الگ الگ کمرہ میسر ہو تو اس سے مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں لیکن اس بات کا انحصار الگ الگ کمروں کے میسر آنے پر ہے۔ تاہم الگ الگ کمرے یقیناً مفید رہتے ہیں کیونکہ اس طرح معمول وہ سرگوشی نہیں سن سکتا جو عامل اکثر کرتا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ جب ایک شخص ٹیلی پیتھی کے ذریعے کسی چیز کی تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتا ہے تو وہ غیر شعوری طور پر اس چیز کا نام دہراتا ہے۔ یہ نام آہستہ اور بے ساختہ طور پر دہرایا جاتا ہے کہ خود عامل کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا۔ دوسری طرف چونکہ معمول بے حد حساسیت کی حالت

(SENSITIZED CONDITION) ہوتا ہے لہٰذا وہ انتہائی معمولی آواز بھی سن لیتا ہے۔

اس سلسلے میں ہم آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ تجربات کے ذریعے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایسے لوگ جو ہپناٹزم کے عمل میں معمول رہ چکے ہیں غیر معمولی طور پر حساس ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس حساسیت کی وجہ سے اُن کے حواس کی کارکردگی غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً وہ پچاس فٹ سے زیادہ فاصلے سے بھی معمولی سی سرگوشی کو سن سکتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ تو کچھ بھی نہیں سن پاتے لیکن ان حساس لوگوں کو معمولی سی آواز بھی سنائی دیتی ہے۔ اگر پیغام وصول کرنے والے میں اس قسم کی حساسیت پائی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے ٹیلی پیتھی کے تجربات کا مقصد ختم ہو سکتا ہے۔ اگر عامل اور معمول الگ الگ کمروں میں ہیں تب بھی بعض اوقات اس قسم کی حساسیت کی وجہ سے ٹیلی پیتھی کے تجربے میں خلل پڑ سکتا ہے لیکن الگ الگ کمروں کی صورت میں اس قسم کی گڑبڑ کے امکانات یقیناً کم ہوتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی کا تجربہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ عامل کا مددگار اور معمول کا مددگار دونوں اپنی گھڑیوں کا وقت ملا لیں تاکہ پیغام بھیجنے کے وقت اور پیغام وصول کرنے کے وقت کو صحیح طور پر نوٹ کیا جا سکے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں معمول کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یعنی معمول کے کمرے میں غیر ضروری شور یا آواز نہیں ہونی چاہیئے اور بیٹھنے کے لئے ایسی کرسی ہونی چاہیئے جو آرام دہ ہو لیکن بہت زیادہ نرم نہ ہو مبادا کہ آدمی اس میں دھنس جائے۔ اس کے علاوہ کاغذ اور قلم بھی موجود ہونے چاہئیں تاکہ معمول ٹیلی پیتھی کے

ذریعے جو تاثرات وصول کرے انہیں تحریر کرے۔ اگر عامل اور معمول الگ الگ کمروں میں ہیں تو معمول کے کمرے میں بھی مددگار شخص موجود ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کمرے میں تیز روشنی نہیں ہونی چاہیئے۔ روشنی بس اتنی ہونی چاہیئے کہ معمول جو کچھ لکھنا چاہے بآسانی لکھ لے۔

پیغام رسانی کا طریق کار

ٹیلی پیتھی کا تجربہ شروع کرنے سے پہلے پیغام بھیجنے والے شخص یعنی عامل کا مددگار مختلف تصویریں (PICTURES) علامات (SYMBOLS) اور بعض دوسری اشیاء جمع کرے گا۔ یہ تمام چیزیں ٹیلی پیتھی کے تجربے کے دوران پیغام بھیجنے کے لئے استعمال کی جائیں گی۔ مددگار شخص انہیں اپنے پاس رکھے گا اور کسی بھی شخص کو یہ چیزیں نہیں دکھائے گا۔ یہ چیزیں تجربے کے دوران باری باری استعمال کی جائیں گی۔

اب کمرہ تجربے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے عامل کا مددگار ترتیب سے لیکن خفیہ طور پر رکھی ہوئی چیزوں میں سے ایک چیز اٹھائے گا اور اُسے عامل کے سامنے میز پر رکھے گا۔ عامل جو پہلے ہی سے مشق کے ذریعے جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑنے میں مہارت پیدا کر چکا ہے۔ خاموشی سے کرسی پر بیٹھا ہے اور اس کا جسم بالکل ڈھیلا اور پُرسکون ہے۔ جونہی مددگار شخص عامل کے سامنے میز پر ایک چیز رکھتا ہے عامل اس چیز کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اس دوران مددگار شخص اپنی نوٹ بک میں اس چیز کا نام اور تفصیل درج کرتا ہے۔ دوسری ضروری باتیں (DATA) مددگار اپنی نوٹ بک میں تجربے سے پہلے ہی تحریر کر چکا ہے۔

یہ یاد رکھیئے کہ عامل اور معمول دونوں کے مددگار اشخاص پہلے ہی سے یہ طے

کر چکے ہیں کہ تجربہ کس وقت شروع ہوتا ہے۔ جونہی تجربے کا وقت ہوتا ہے عامل کا مددگار اشارہ کرتا ہے۔ اشارہ ملتے ہی عامل میز پر رکھی ہوئی چیز پر اپنی ساری توجہ مرکوز کر دیتا ہے۔ عامل یہ ارادہ کرتا ہے کہ اُسے اس چیز کا عکس پیغام وصول کرنے والے معمول کے ذہن میں منتقل کرنا ہے اور اس ارادے کے ساتھ وہ اس چیز کا گہرا مشاہدہ کرتا ہے۔ عامل اپنے دماغ یا اعصاب پر بوجھ ڈالے بغیر بڑے پُرسکون طریقے سے اس چیز پر توجہ مرکوز رکھتا ہے۔

اس دوران عامل یہ محسوس کرتا ہے کہ معمول اُسی کمرے میں ہے اور اُس کے بالکل قریب ہی موجود ہے۔ معمول کے قریب ہونے کا احساس جتنا شدید ہوگا اتنا ہی ٹیلی پیتھی کا تجربہ کامیاب رہے گا۔ معمول کی قربت کا احساس ٹیلی پیتھی کے تجربے کی کامیابی کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب عامل معمول کو پیغام بھیجنے کی غرض سے میز پر رکھی ہوئی چیز پر توجہ مرکوز کرتا ہے تو اُسے یہ عمل کتنی دیر جاری رکھنا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بیس[۲۰] سے تیس[۳۰] سیکنڈ تک اور اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔ چنانچہ جب بیس[۲۰] سے تیس[۳۰] سیکنڈ کا وقت گزر جائے تو عامل کو اپنی کارروائی بند کر دینی چاہیئے۔

پیغام وصول کرنے کا طریقہ

ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام وصول کرنے والا شخص یعنی معمول پیغام کی وصولی کے لئے جو طریق کار استعمال کرتا ہے وہ قدرے مختلف ہے۔ چنانچہ معمول کو پیغام وصول

کرنے کے لئے عامل کی طرح اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دینا چاہیئے اور جسمانی و اعصابی طور پر بالکل پُرسکون ہونا چاہیئے۔

اب معمول اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے تقریباً پانچ سیکنڈ کے لئے یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ عامل کے قریب موجود ہے اور اس پیغام کو وصول کرنا چاہتا ہے جو عامل کے ذہن میں ہے۔ ایسا کرنے کے بعد معمول کو چاہیئے کہ وہ بدستور آرام سے بیٹھا رہے اور اس بات کا انتظار کرے کہ اس کے ذہن میں کیا تاثرات اُبھرتے ہیں۔

جونہی معمول کے ذہن میں کوئی تاثر ابھرے اُسے چاہیئے کہ وہ بلند آواز سے اس تاثر کو بیان کرے تاکہ اگر اس موقع پر ٹیپ ریکارڈر چل رہا ہو تو اُس کی آواز ریکارڈ ہو جائے۔ فرض کریں کہ اس موقع پر ٹیپ ریکارڈر موجود نہیں تو پھر معمول کو چاہیئے کہ وہ اپنے تاثرات کو تحریر کرے اور اگر اُس کے ذہن میں کوئی تصویر ابھری ہے تو کاغذ پر اُس کا خاکہ بنالے۔

اگر معمول کو ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام وصول کرتے ہوئے کوئی آواز سنائی دی ہے، ذائقہ یا خوشبو محسوس ہوئی ہے یا لمس کا احساس ہوا ہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ ان باتوں کو بھی ریکارڈ کرلے یا کاغذ پر تحریر کرلے۔ اس تمام کام میں ظاہر ہے کہ دس یا پندرہ منٹ صرف ہوں گے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ معمول کے تحت الشعور میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے تاثرات اکٹھے پہنچتے ہیں لیکن تحت الشعور کی حد کو پار کرکے شعور میں داخل ہونے کے لئے کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔ لہٰذا ان تاثرات کو شعور تک پہنچنے کے لئے وقت ضرور دینا چاہیئے۔

ایک اور بات یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے

وصول ہونے والے تاثرات میں سے بعض تاثرات ایسے ہوتے ہیں جو کئی گھنٹے بعد تحت الشعور سے شعور میں ابھرتے ہیں اس سے بعض اوقات ٹیلی پیتھی کے تجربے میں خلل پڑ سکتا ہے کیونکہ جب آپ ایک تجربہ ختم کرکے دوسرا تجربہ کر رہے ہوتے ہیں تو پہلے تجربے کے بعض تاثرات ابھر آتے ہیں۔ اس طرح دوسرے تجربے کے نتائج میں خلل پیدا ہو سکتا ہے۔

لہٰذا جب ایک تجربہ مکمل ہو جائے تو معمول کو چاہیئے کہ وہ اپنی اُس ذہنی حالت کو جو اُس نے پیغام کی وصولی کے لئے پیدا کی تھی ختم کردے۔ اس مقصد کے لئے معمول کمرے میں گھوم پھر سکتا ہے۔ اس طرح ٹیلی پیتھی کے ذریعے تاثرات کی وصولی کا وہ سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے جو پہلے تجربے کے دوران عامل اور معمول کے ذہنوں کے درمیان پیدا ہوا تھا اور مزید تاثرات کی وصولی کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ اس طرح معمول ٹیلی پیتھی کے دوسرے تجربے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

جونہی دوسرا تجربہ شروع ہوگا مددگار ایک مرتبہ پھر ٹیپ ریکارڈر چلا دے گا اور جب معمول ٹیلی پیتھی کے ذریعے وصول ہونے والے تاثرات بیان کرنا ختم کردے گا تو مددگار ٹیپ ریکارڈر بند کردے گا۔ اگر تجربے کے دوران ٹیپ ریکارڈر موجود نہ ہو تو اُس صورت میں مددگار کو معمول کے بیان کئے ہوئے تاثرات تحریر کرنا چاہئیں لیکن بعض اوقات مددگار اتنی تیزی سے تاثرات تحریر نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ شارٹ ہینڈ نہ جانتا ہو۔ لہٰذا ٹیپ ریکارڈر کا استعمال ہی بہتر رہتا ہے۔

مددگار شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی نوٹ بک میں تجربے کے دوران موجود تمام حالات کو تفصیل کے ساتھ تحریر کرے اور اگر تجربے کے دوران کوئی نئی صورت حال پیدا ہوئی

ہے یا کوئی نیا واقعہ ہوا ہے تو اُسے بھی تحریر کرے کیونکہ اچانک ظاہر ہونے والے اس قسم کے واقعات تجربات کے نتائج پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی کے تجربات کی تعداد

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک وقت میں کتنے تجربات کئے جائیں۔ اس کا انحصار عامل، معمول اور مددگار اشخاص کی مرضی اور موڈ پر ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر عامل اور معمول تھک چکے ہیں اور بوریت کا شکار ہو رہے ہیں تو یہ بات ٹیلی پیتھی کے تجربات کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ تھکے ہوئے اور بوریت کے شکار عامل اور معمول کی کارکردگی اچھی نہیں ہوگی اور تجربات کے مفید نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔

ہماری تجویز یہ ہے کہ جو لوگ ٹیلی پیتھی کے تجربات کا آغاز کر رہے ہوں انہیں ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ پانچ تجربات کرنے چاہئیں۔ جیسے جیسے اُن کی مہارت بڑھتی جائے گی وہ تجربات کی تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

ایک اور بات یاد رکھنی چاہیئے اور وہ یہ کہ عامل اور معمول کو کمرے سے باہر جانے سے پہلے اپنی ذہنی حالت کو عام سطح پر لانا چاہیئے کیونکہ ٹیلی پیتھی کے تجربات کے دوران حساسیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

تاخیر سے ملنے والے تاثرات

ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے تاثرات معمول کے تحت الشعور

میں اکٹھے پہنچتے ہیں لیکن یہ تمام تاثرات ایک ساتھ شعور میں داخل نہیں ہوتے بلکہ اکثر ایک ایک کر کے تحت الشعور کی سرحد کو عبور کرتے ہیں اور شعور میں داخل ہوتے ہیں۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کا تجربہ ختم ہونے کے بعد بھی چند ایک تاثرات شعور میں ابھرتے ہیں وجہ یہ ہوتی ہے کہ بعض اوقات ایسے محرکات پیدا ہو جاتے ہیں جو ان تاثرات کو تحریک دیتے ہیں اور انہیں تحت الشعور سے شعور میں لانے کا سبب بنتے ہیں۔

یہ تاثرات شعور میں ابھرنے کے بعد زیادہ دیر برقرار نہیں رہتے لہٰذا معمول کو چاہیئے کہ ٹیلی پیتھی کا تجربہ ختم ہونے کے بعد اگر اُس کے ذہن میں اچانک کوئی تاثر ابھرے تو وہ اسے فوراً تحریر کرے ورنہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں یہ تاثر ذہن سے محو ہو جائے۔

بھی ہم نے آپ کو ٹیلی پیتھی کے ایک مخصوص تجربے کی تفصیل بتائی ہے یہ تجربہ بنیادی نوعیت کا ہے۔ اگر آپ یہ تجربہ کامیابی سے سرانجام دیں اور مشق جاری رکھیں تو آپ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام رسانی کی صلاحیت میں حیرت انگیز اضافہ کر سکتے ہیں۔

ASIA BOOKS
ایشیا بکس
آپ کے لئے مفید اور معیاری کتابیں پیش کرنے والا ادارہ

پانچواں باب

ہپناٹزم کے ذریعے ٹیلی پیتھی
عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی پیتھی کا رابطہ
دائرے کا طریق کار
ادویات اور نفسی قوت
نیند کی حالت میں ٹیلی پیتھی

ہپناٹزم کے ذریعے ٹیلی پیتھی

ہپناٹزم کے ذریعے ٹیلی پیتھی کے لئے عام طور پر ترغیب (SUGGESTION) کا وہی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو ہپناٹزم میں استعمال ہوتا ہے۔ عامل معمول سے یہ کہتا ہے کہ وہ فلاں مقام پر جائے اور یہ بتائے کہ اس نے وہاں کیا دیکھا ہے۔ اس کے بعد معمول کو ایسی ترغیبات دی جاتی ہیں جن سے معمول کو اپنی حیرت انگیز صلاحیتوں کا علم ہوتا ہے۔

اس تمام عمل کے دوران معمول ایک پراسرار اور حیرت انگیز رابطے کی مدد سے عامل کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے۔ اس طرح عامل اور معمول کے درمیان ایک گہرا رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر معمول عامل سے بہت دور کسی مقام پر موجود ہو تو عامل فاصلے کے باوجود معمول پر نیند کی حالت طاری کر سکتا ہے۔ معمول کو اس بات کا ہرگز کوئی علم نہیں ہوتا کہ عامل کہیں دور بیٹھا اس پر نیند کی حالت طاری کر رہا ہے۔

نفسی علوم کے بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ انہیں اس سلسلے میں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے معمول اور عامل کے درمیان ٹیلی پیتھی کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اگرچہ اس طرح جو پیغام رسانی ہوتی ہے وہ یکطرفہ ہوتی ہے یعنی عامل معمول کو پیغام بھیج سکتا ہے اور معمول کے ذہن اور حرکات پر اثر انداز ہو سکتا ہے لیکن معمول کا عامل سے کوئی جوابی رابطہ قائم نہیں ہوتا۔ تاہم ایسے طریقے ضرور موجود ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے عامل معمول کے بھیجے ہوئے تاثرات وصول کر سکتا ہے۔ اس طرح معمول کا عامل کے ساتھ جوابی رابطہ قائم ہو سکتا ہے اور عامل کو بھی معمول کا پیغام وصول ہو

سکتا ہے۔ ان طریقوں پر روشنی ڈالنا اس کتاب میں ممکن نہیں۔

عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی پیتھی کا رابطہ

ہم یہ بات بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہپناٹزم کی مدد سے جب عامل اور معمول کے درمیان رابطہ قائم ہوتا ہے تو یہ رابطہ نفسی رابطے کی شکل بھی اختیار کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نفسی رابطے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی پیتھی کے ذریعے رابطہ قائم کرنے کی صلاحیت بھی بہت جلد اور تیزی سے بیدار ہونے لگتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہپناٹزم کی مدد سے عامل اور معمول کے درمیان بہت آسانی سے ٹیلی پیتھی کا رابطہ قائم ہو سکتا ہے۔

(اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تنویمی نیند کے دوران معمول میں ٹیلی پیتھی کی صلاحیت بیدار ہونے لگتی ہے۔ اس حالت میں معمول بعض ایسے واقعات کی تفصیل بیان کر سکتا ہے جو سینکڑوں میل دُور وقوع پذیر ہو رہے ہوتے ہیں۔ کئی ماہرین اس قسم کے کامیاب تجربات کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیلی پیتھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے ہپناٹزم کو استعمال کرنے کے رجحان میں برابر اضافہ ہو رہا ہے)

اس طریق کار کا ایک نقصان بھی ہے اور وہ نقصان یہ ہے کہ معمول نفسیاتی طور پر عامل پر بہت زیادہ انحصار کرنے لگتا ہے جو کافی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میرا مشورہ یہ ہے کہ جب تک آپ کو ہپناٹزم میں کافی عملی مہارت نہ ہو آپ ہپناٹزم کے ذریعے ٹیلی پیتھی کا رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہ کریں۔

دائرے کا طریقِ کار

آگے بڑھنے سے پہلے ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفسی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے دائرے میں بیٹھنے یعنی DEVELOPING CIRCLES TECHNIQUE کا جو طریقہ بعض ماہرین استعمال کرتے ہیں وہ بھی دراصل ہپناٹزم اور مسمریزم کے مشترکہ استعمال کی وجہ سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

اس طریقے کے مطابق بہت سے افراد اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ تمام افراد کی نفسی قوتوں کو یک جا کیا جائے۔ اس طرح بہت سے افراد کی نفسی قوتوں کے ملاپ سے زیادہ موثر قوت جنم لیتی ہے جو کارکردگی میں ایک فرد کی نفسی قوت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم اس نفسی قوت کی کارکردگی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ گروپ کے افراد اپنے ذہن میں کیا مقاصد رکھتے ہیں۔

اس طریقے کے تحت بہت سے افراد کے اجتماع سے جو زیادہ موثر نفسی قوت جنم لیتی ہے وہ اس گروپ کے افراد پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس طرح گروپ کے ہر فرد کی نفسی قوت میں خاصا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ ہر فرد کی نفسی قوت بڑھ چکی ہوتی ہے لہٰذا اس قوت کے ذریعے مخصوص کام سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ چونکہ یہ موضوع اس کتاب کی حدود سے باہر ہے لہٰذا اس پر مزید روشنی ڈالنا ممکن نہیں۔

ادویات اور نفسی قوت

بعض لوگ ٹیلی پیتھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے ادویات استعمال کرتے ہیں اگر انسانی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نفسی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے مختلف ادوار میں بعض ادویات استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ حال ہی میں ادویات کے استعمال کا رجحان پھر پیدا ہوا ہے۔

ان لوگوں کا کہنا ہے کہ نفسی تاثرات ذہن کے خلیوں میں ایک کیمیائی عمل (ORGANO-CHEMICAL PROCESS) کے ذریعے پہنچتے ہیں۔ اس عمل کے دوران جسم کے غدود انتہائی کم مقدار میں بعض ایسی رطوبتیں پیدا کرتے ہیں جن کی مقدار اگرچہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے لیکن یہ رطوبتیں نفسی صلاحیت کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم اس نظریئے کی ابھی تک سائنسی اعتبار تصدیق نہیں ہو سکی۔

یہ درست ہے کہ بعض حالات میں یہ ادویات نفسی قوت کو بیدار کرتی ہیں لیکن یہ قوت منظم نہیں ہوتی اور ادویات کے استعمال سے جسمانی اعتبار سے کئی نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ ایسے تمام لوگ جو نفسی صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے ادویات استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس ارادے کو فوراً ترک کر دیں۔

میرے پاس کئی ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ادویات استعمال کرتے رہے ہیں اور اب اس عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اُن

کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ یقیناً ادویات کا استعمال شروع کرنا تو آسان ہے لیکن ان کے استعمال کی عادت سے نجات حاصل کرنا آسان نہیں۔

نیند کی حالت میں ٹیلی پیتھی

اب ہم ایک اور موضوع کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ یہ اہم موضوع ہے سوتے ہوئے ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام کی وصولی۔ خوابوں میں ٹیلی پیتھی کے عمل کے بارے میں ان دنوں کافی تحقیق ہو رہی ہے۔ خوابوں کے ذریعے ٹیلی پیتھی میں بھی تقریباً وہی طریقہ کار فرما ہے جو جاگتے ہوئے اس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے تاہم اس میں معمولی سا فرق ضرور ہے، یعنی پیغام بھیجنے والے شخص کا طریقِ کار تو وہی ہوتا ہے لیکن پیغام کی وصولی کا طریقِ کار قدرے مختلف ہوتا ہے۔

جب عامل ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام ایک ایسے شخص کو بھیجتا ہے جو سو رہا ہوتا ہے تو یہ پیغام تحت الشعور کی خوابوں کی تہوں (DREAM LAYERS) میں گہرائی تک اُتر جاتا ہے۔ چنانچہ جب یہ پیغام تحت الشعور کی خواب کی تہوں سے ابھر کر شعور میں داخل ہوتا ہے تو اس پیغام کی شکل و صورت بدل چکی ہوتی ہے چنانچہ پیغام کی اس بدلی ہوئی شکل و صورت کی تعبیر سے ہی اصل پیغام کا سراغ مل سکتا ہے۔

جدید نفسیات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ آیئے یہ دیکھیں کہ تحت الشعور کی خوابوں کی تہوں سے جو پیغام ابھر کر شعور تک پہنچتا ہے اُس کے بارے میں جدید نفسیات کا نقطہ نظر کیا ہے۔ جدید ترین نفسیاتی تحقیق کے مطابق ایک انسان کے تحت الشعور میں

دوسری باتوں کے علاوہ کئی ایسے تصورات اور ذہنی عکس (MENTAL IMAGE) ہوتے ہیں جن کے ساتھ جذبات کا زبردست دباؤ ہوتا ہے اور یہ تحت الشعور سے ابھر کر شعور میں آنا چاہتے ہیں لیکن تحت الشعور اور شعور کے درمیان ایک ایسی رکاوٹ ہوتی ہے جو انہیں تحت الشعور سے شعور میں داخل نہیں ہونے دیتی۔

جب بھی یہ تصورات اور ذہنی عکس ابھرنا چاہتے ہیں یہ ذہنی رکاوٹ انہیں پیچھے دھکیل دیتی ہے۔ چنانچہ یہ تصورات اور ذہنی عکس صرف بھیس بدل کر ہی تحت الشعور سے شعور میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے یہ علامات کا روپ دھار لیتے ہیں اور اس طرح تحت الشعور اور شعور کے درمیان حائل رکاوٹ سے بچ کر شعور میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان علامات کی تشریح اور وضاحت کے ذریعے ہی ہم اصل تصورات اور محسوسات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

ماہرین نفسیات نے خوابوں کی تعبیر کے اصولوں کو ایک باقاعدہ سائنس کی شکل دی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے جن لوگوں نے تحقیق کی وہ فرائڈ اور اس کا شاگرد ژونگ تھے۔ فرائڈ کا کہنا ہے کہ خوابوں کے پیچھے انسان کی جنسی خواہشات کارفرما ہوتی ہیں۔ ناآسودہ جنسی خواہشات علامتوں کا روپ دھار کر خواب میں سرگرم عمل ہوتی ہیں۔

آپ کو حیرت ہوگی کہ فرائڈ نے جسے مادی نقطہ نظر کے حامل ماہرین نفسیات کی اکثریت جدید نفسیات کا بانی قرار دیتی ہے ٹیلی پیتھی کی صلاحیت پر بھی ایک دستاویز تحریر کی تھی۔

چھٹا باب

اِرد گرد کے لوگوں سے ٹیلی پیتھک رابطہ
پودوں پر ٹیلی پیتھی کے اثرات
عظیم معجزاتی قوتوں پر انسان کا اختیار
ان قوتوں پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے
نفسی توانائی کے کرشمے
ٹیلی پیتھی کی لہروں کے ذریعے شفاء
نفسی توانائی کی لہریں یا انسانی جسم
غیر مادی وجود کے کرشمے

اِرد گرد کے لوگوں سے ٹیلی پیتھک رابطہ

جب نفسیات کے ماہرین نے خوابوں کا تجزیہ شروع کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ ذہن کی گہرائی سے ابھرنے والے لاتعداد تصورات اور ذہنی تصویروں (IMAGES) کے علاوہ بھی بعض ایسے تصورات اور تصویریں ذہن کی گہرائی سے ابھرتے ہیں جن کا اصل تصورات اور ذہنی تصویروں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

ماہرین نفسیات نے کافی کوشش کی کہ کسی طرح ان فالتو تاثرات اور تصویروں کی حقیقت معلوم کی جائے اور اصل تصورات اور اصل تصویروں سے ان کا تعلق دریافت کیا جائے۔ آخر یہ انکشاف ہوا کہ نیند کی حالت میں ذہن کی گہرائی سے ابھرنے والے تصورات اور ذہنی تصویروں کے ساتھ ساتھ جو فالتو تصورات اور تصویریں ابھرتی ہیں وہ دراصل ان لوگوں کے احساسات ہوتے ہیں جو سوئے ہوئے شخص کے ارد گرد موجود ہوتے ہیں۔

سوئے ہوئے شخص کے ارد گرد موجود لوگوں کے خیالات، تاثرات اور احساسات بھی نادانستہ طور پر سوئے ہوئے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل نادانستہ طور پر واقع ہوتا ہے یا پھر سوئے ہوئے شخص کی ان فالتو لوگوں کے ساتھ جذباتی اور ذہنی ہم آہنگی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عامل اپنے تاثرات سوئے ہوئے شخص کے ذہن میں منتقل کرتا ہے تو ان فالتو لوگوں کے تاثرات بھی عامل کے تاثرات کے شامل ہو جاتے ہیں۔

اس طرح جب عامل کے بھیجے ہوئے حقیقی تاثرات علامتوں کی شکل میں معمول

کے تحت الشعور کی حد کو پار کر کے اُس کے شعور میں پہنچتے ہیں تو ان کے ساتھ بعض فالتو علامات کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔

اس بات کے انکشاف کے بعد اس سلسلے میں مزید تجربات کئے گئے اور آخر یہ ثابت ہوا کہ ایسا واقعی ہوتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اگر ہم خواب کی حالت میں کسی مخصوص شخص کے تاثرات وصول کر سکتے ہیں تو پھر اُن لوگوں کے تاثرات بھی قبول کر سکتے ہیں جو ہمارے ارد گرد موجود ہیں یا جن سے ہماری ذہنی ہم آہنگی ہے۔

چنانچہ پُراسرار صلاحیتوں کے مالک بعض ایسے ماہرین موجود ہیں جو ایک ہی وقت میں کئی لوگوں سے ذہنی رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ان ماہرین نے نہ تو اُن لوگوں کو کبھی دیکھا ہوتا ہے اور نہ ہی اُن کے بارے میں وہ کچھ جانتے ہیں۔

پودوں پر ٹیلی پیتھی کے اثرات

نفسی علوم کے بعض ماہرین یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسان ایک دوسرے سے ذہنی اور روحانی طور پر منسلک ہیں بلکہ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ زمین پر بسنے والے تمام جاندار ایک دوسرے سے اس اعتبار سے منسلک ہیں۔

اس نظریئے کو پرکھنے کے لئے حال ہی میں پودوں پر بعض تجربات کئے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوا ہے کہ پودے اپنے ارد گرد موجود لوگوں کے خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض تجربات کے دوران عامل نے اپنے ذہن میں یہ تصور کیا کہ وہ پودے کے ایک پتے کو جلانے لگا ہے۔

چنانچہ فوراً ہی اِس خیال کے اثرات پودے پر ظاہر ہوئے اور اِن تاثرات کو ایک آلہ کے ذریعے ریکارڈ کیا گیا جو پودے کے ساتھ پہلے ہی سے لگا دیا گیا تھا۔ اس آلے کی مدد سے معلوم ہوا کہ عامل کے خیال کے اثرات کی وجہ سے پودے کے چوب رس اور اندرونی دباؤ میں تغیر و تبدل ہوا ہے (اس تجربے سے گویا صوفیاء کی یہ بات درست ثابت ہوئی کہ تمام فطرت ایک رشتے میں بندھی ہوئی ہے)

عظیم معجزاتی قوتوں پر انسان کا اختیار

مخفی علوم کے ماہرین نے آج سے صدیوں پہلے یہ کہہ دیا تھا کہ کرۂ ارض پر نُور (ASTRAL LIGHT) کا غلاف لپٹا ہوا ہے۔ یہ نُور کا غلاف کیا ہے؟ یہ دراصل نفسی قوتوں کا ایک حلقہ ہے جس نے تمام کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے بلکہ ان نفسی قوتوں کا حلقۂ اثر کرۂ ارض سے بھی آگے ہے۔

نُور کے اس غلاف کے اندر تمام جاندار زندگی بسر کرتے ہیں اور یہ غلاف کرۂ ارض پر بسنے والے جانداروں کے درمیان ایک مسلسل ربط قائم رکھتا ہے اور ان جانداروں کے درمیان غیر محسوساتی طور پر ایک رابطہ برقرار رہتا ہے۔ حتیٰ کہ بے جان اشیاء بھی زندگی کی اس اکائی سے باہر نہیں۔

چنانچہ مخفی علوم کے ماہرین کا دعوےٰ ہے کہ نُور کے اس غلاف کے اندر جو کرۂ ارض کے گرد پھیلا ہوا ہے ایسی عظیم معجزاتی اور ماورائی (SURERPHYSICAL) قوتیں موجود ہیں جو ہر چیز پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اِن قوتوں پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے

مختصر یہ کہ کرۂ ارض کے گرد ماورائی قوت کا ایک سمندر پھیلا ہوا ہے اس لامحدود قوت کو بعض ایسے طریقوں سے اپنے قابو میں کیا جا سکتا ہے جن پر مخفی علوم کے عامل صدیوں سے عمل کر رہے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایسے شخص کا بھی جسے مخفی علوم پر دسترس نہیں ہوتی ان قوتوں میں سے کسی ایک قوت کے ساتھ رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ شخص اس قوت کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

انہی قوتوں میں سے ایک قوت شفا بخشی کی قوت بھی ہے۔ شفا بخشی کی قوت ایک وسیع موضوع ہے جس پر اس مختصر کتاب میں بحث نہیں کی جا سکتی۔ یہاں شفا بخشی کی قوت کے تذکرے کا مقصد یہ بتانا تھا کہ شفا بخشی کی معجزاتی صلاحیت میں بھی ٹیلی پیتھی کا عنصر موجود ہے۔

(انسانی تاریخ میں ایسے بے شمار لوگوں کے نام موجود ہیں جو شفا بخشی کی قوت کے مالک تھے۔ مذہبی کتابوں میں ایسے تذکرے عام ہیں۔ رُوس کے عیاش اور بدنام راہب راسپوٹین کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حیرت انگیز نفسی صلاحیتوں کا مالک تھا جن میں سے ایک شفا بخشی کی قوت بھی تھی)

نفسی توانائی کے کرشمے

مابعد النفسیات یعنی پیرا سائیکالوجی کی ایک کانفرنس میں ایک ڈاکٹر نے ایک مقالہ پڑھا۔ اس مقالے میں ڈاکٹر نے اپنے تجربات کی بنیاد پر یہ نظریہ پیش کیا کہ معجزاتی طور پر شفا بخشی کی بعض اقسام ایسی ہیں جن کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معالج کے وجود سے ایک قوت خارج ہوتی ہے جو مریض کے جسم میں داخل ہو کر اسے شفا دیتی ہے۔ مقالے کی مصنفہ کا کہنا تھا کہ یہ وقت ایک لہر کی شکل میں ہوتی ہے جس کی نوعیت وہی ہوتی ہے جو ٹیلی پیتھی کی غیر مرئی لہروں کی ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ معالج خود تو مریض کے پاس موجود نہیں ہوتا لیکن اُس کی شفا بخشی کی قوت مریض کو صحت یاب کر دیتی ہے۔ چنانچہ معجزاتی شفا بخشی کے بعض ماہرین ایسے ہیں جو اپنی عدم موجودگی کے باوجود مریضوں کو صحت سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کے جسم میں فطری طور پر شفا بخشی کی قوت کارفرما ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ قوت معالج کی شفا بخشی کی قوت کو قبول کر لیتی ہے اور اس قوت کو صحت یابی کے لئے استعمال کرتی ہے۔

معجزانہ شفا بخشی کے حامل بعض معالج خود کو ماورائی مخلوق سمجھتے ہیں لیکن بعض دوسرے اسے ایک آفاقی قوت قرار دیتے ہیں۔ تاہم ایک بات قطعی طور پر واضح ہے یعنی شفا بخشی کی قوت بھی ایک نفسی صلاحیت ہے۔

ٹیلی پیتھی کی لہروں کے ذریعے شفا

جیسا کہ ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ مقالے کی مصنفہ کا کہنا تھا کہ شفا بخشی کی قوت ایک لہر کی شکل میں ہوتی ہے جس کی نوعیت وہی ہوتی ہے جو ٹیلی پیتھی کی غیر مرئی لہروں کی ہے۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ شفا بخشی کی قوت ہمیشہ ٹیلی پیتھی کی لہروں کے دوش پر سوار نہیں ہوتی۔ کئی دوسرے طریقے بھی ہیں جن کے ذریعے شفا بخشی کی قوت معالج سے مریض تک منتقل ہوتی ہے۔

ابھی ہم نے انسانی جسم کے اندر موجود شفا بخشی کی صلاحیت کا ذکر کیا تھا۔ شفا بخشی کی یہ صلاحیت ایک طرح کی قوتِ حیات ہے جو جسم کو تندرست و توانا رکھتی ہے۔ اگر کسی طرح اس قوتِ حیات کو تحریک دی جائے تو یہ بہت فعال ہو سکتی ہے اور مرض کے مکمل خاتمے کی شکل میں ایسے شاندار نتائج پیدا کر سکتی ہے جنہیں معجزہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

چنانچہ یہ نتیجہ اخذ کرنا درست ہوگا کہ اگر ٹیلی پیتھی کی لہروں کے ذریعے انسانی جسم کی قوتِ حیات کو تحریک دی جائے اور اسے فعال بنایا جائے تو یہ قوتِ شفا مرض کا مکمل خاتمہ کر سکتی ہے۔ جب جسم کی اندرونی قوت کو بیدار کیا جائے تو عین ممکن ہے کہ یہ اندرونی قوت کرۂ ارض پر پھیلی ہوئی عظیم معجزاتی اور ماورائی (SUPERPHYSICAL) قوتوں میں سے بعض کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب رہے اور اس طرح کرۂ ارض کی ماورائی قوتیں بھی شفا بخشی کے اُس عمل میں شامل ہو جائیں جس میں جسم کی اندرونی قوت مصروف ہے۔

نفسی توانائی کی لہریں یا انسانی جسم

جیسا کہ ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ معجزاتی شفا بخشی کی صلاحیت رکھنے والے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کچھ ماورائی اور غیر مادی ہستیاں ہماری مدد کرتی ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان ماورائی ہستیوں سے ہمارا قریبی رابطہ ہے۔

بعض حساس لوگوں نے جو معجزاتی شفا بخشی کے حامل معالج کے زیر علاج رہے ہیں بتایا ہے کہ بعض اوقات انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اُن معالج اُن کے قریب کھڑا ہے حالانکہ پہلے سے مریض اور معالج کے درمیان یہ بات طے نہیں تھی کہ معالج اس انداز سے مریض کے قریب ظاہر ہوگا اور اپنی شفا بخش قوتوں سے مرض کا ازالہ کرے گا۔

اس قسم کے واقعات کے بعد نفسی علوم کے ماہرین اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ دراصل ٹیلی پیتھی کی ایک طاقت ور لہر (ENERGY CHARGED TELEPATHIC IMPULSE) تھی جسے حساس طبیعت کے مریض نے وصول کیا اور اس طرح ٹیلی پیتھی کی ماورائی قوت سے بھرپور یہ لہر اُسے ایک مجسم انسانی وجود کی شکل میں دکھائی دی۔ یہ وجود اس معالج کا تھا جو مریض کا علاج کرتا رہا ہے نفسی تحقیق کی سوسائٹی S.P.R نے اس قسم کے کئی بیان کن واقعات کو قلمبند کیا ہے۔

غیر مادی وجود کے کرشمے

ہم آپ کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ نفسی قوتوں کی معجزاتی کارکردگی کے بارے میں ہمارے

اور تحقیق کے دوران اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ نفسی قوت کے حامل بعض لوگ اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر ایک غیر مادی وجود (ASTRAL BODY) میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات کو انگریزی میں (ASTRAL PROGECTION) کا نام دیا گیا ہے۔ انسان کے اس غیر مادی وجود کو جس کا ابھی ابھی ہم نے ذکر کیا ہے نورانی وجود بھی کہا جاتا ہے۔ ایسے واقعات کئی مرتبہ ہو چکے ہیں اور اس بارے میں کافی شہادت موجود ہے۔ چنانچہ جب معجزاتی شفا بخشی کا حامل معالج مریض کے قریب ظاہر ہو تو یہ بات عین ممکن ہے کہ یہ معالج کا نوری وجود ہو۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آدمی کے دو وجود ہیں ایک مادی اور دوسرا غیر مادی یا نورانی۔ مادی وجود زمان و مکان کا پابند ہے لیکن نورانی وجود ان پابندیوں سے آزاد ہے۔ چنانچہ اگر ایک شخص اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر غیر مادی وجود میں داخل ہو جائے تو فاصلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور غیر مادی وجود کہیں بھی نمودار ہو سکتا ہے۔

ایک مشہور روحانی معالج ہیری ایڈورڈز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر دور دراز مقامات پر اپنے مریضوں کے قریب ظاہر ہوا کرتا تھا حالانکہ اُس کا مادی وجود ان مقامات سے میلوں دور ہوا کرتا تھا۔ اس بات کی تصدیق ہیری ایڈورڈز کے کئی مریضوں نے کی ہے۔ (مذہبی کتابوں میں بھی اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں کہ معجزاتی شفا بخشی کی حامل کوئی مخصوص شخصیت دُور دراز مقام پر ظاہر ہوئی اور مریضوں کو صحت یاب کیا)

بعض مریضوں نے جو معجزاتی شفا بخشی کی صلاحیت رکھنے والے معالج کے زیر علاج تھے، یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اپنے معالج سے دُور کسی مقام پر قیام پذیر تھے۔ اُن کا معالج اُن کے علاج کی غرض سے معجزانہ طور پر اُس مقام پر ظاہر ہوا اور انہوں نے اُن قوتوں یا رُوحوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جن کے بارے میں معالج کا کہنا تھا کہ وہ شفا بخشی کے

کام میں اُس کی مددگار ہوتی ہیں۔

چنانچہ ہماری رائے یہ ہے کہ جب تک واضح طور پر ثبوت نہ ملے کسی طریق کار کو غلط قرار دینا ممکن نہیں۔ چونکہ شفا بخشی یا غائبانہ شفا بخشی اس کتاب کے موضوعات نہیں لہٰذا ان کو چھیڑنا مناسب نہیں۔ شفا بخشی کے سلسلے میں ہم نے جو تفصیل بیان کی ہے اُس کا مقصد صرف یہ بتانا تھا کہ کس طرح ٹیلی پیتھی معجزاتی شفا بخشی اور غائبانہ معجزاتی شفا بخشی کے عمل میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

ایشیا بکس

پوسٹ بکس نمبر 554

راولپنڈی۔ پوسٹ کوڈ 46000

مذکورہ مطبوعات کی مکمل فہرست حاصل کرنے کے لئے پتہ لکھا ہوا جوابی لفافہ بھیجیں

ساتواں باب

خیالی پیکر

خیالی پیکر کی نفسی قوت

نفسی قوت دوسروں کو عطا کرنا

بد روحوں کا اثر یا نفسی قوت کا کرشمہ

مافوق الفطرت قوتوں کے اثرات

ٹیلی پیتھی ایک وسیع علم ہے۔

خیالی پیکر

بعض مرد اور عورتیں جو ٹیلی پیتھی کی صلاحیت رکھتے ہیں، اسے استعمال کرتے رہتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ ٹیلی پیتھی کیا ہے اور یہ کس طرح کام کرتی ہے۔ یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہوتے ہیں کہ وہ اس صلاحیت کو استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ ایسے ہیں جو ٹیلی پیتھی کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ صلاحیت کس طرح کام کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے سامنے تحقیق اور جستجو کا ایک وسیع میدان ہے۔ مثلاً خیالی پیکروں (THOUGHT FORMS) کی ہی مثال لیجئے۔

خیالی پیکروں کے سلسلے میں ماہرین کا نظریہ یہ ہے کہ قوتِ خیال THOUGHT POWER کے ذریعے ذہن کی گہرائی میں پیکر (FORMS) تخلیق کئے جا سکتے ہیں بالکل اُسی طرح جس طرح ٹیلی پیتھی کام کرتی ہے لیکن یہ پیکر اپنا الگ وجود رکھتے ہیں اور اشیاء اور لوگوں کے ساتھ منسلک رہ سکتے ہیں۔

مثلاً ایک مرتبہ میری موجودگی میں نفسی حساسیت رکھنے والی ایک عورت یہ بتا رہی تھی کہ اسے ناظرین میں سے کن لوگوں کے گرد مختلف پیکر دکھائی دے رہے ہیں۔ چنانچہ وہ عورت ایک دوسری عورت کے قریب آئی اور بتایا کہ اُسے ایک عجیب و غریب حلیئے کا شخص دکھائی دے رہا ہے۔ نفسی طور پر حساس عورت نے اس شخص کی تمام تفصیلات بیان کیں اور بیٹھی ہوئی عورت سے پوچھا کہ کیا آپ اس شخص کو پہچانتی

ہیں۔ "ہاں میں اسے پہچانتی ہوں۔" اُس عورت نے جواب دیا۔ "یہ اُس ناول کا مرکزی کردار ہے جو میں تحریر کر رہی ہوں اور میں نے اپنے ذہن میں اس شخص کی شکل و صورت اور حلیہ تخلیق کرنے میں کافی وقت صرف کیا ہے۔"

اس واقعہ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ شخص دراصل ایک خیالی پیکر تھا جسے ناول نگار خاتون نے بڑی محنت سے تخلیق کیا اور بعد میں ایک اور عورت نے اپنی نفسی صلاحیت کے ذریعے اس خیالی پیکر کا مشاہدہ کیا۔

چنانچہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مختلف نفسی صلاحیتیں دراصل ایک بنیادی نفسی صلاحیت کی مختلف ترمیم شدہ شکلیں ہیں بالکل اُسی طرح جس طرح انسان کے مختلف مادی حواس اُس کی بنیادی حس یعنی "چھونے کی حس" کی ترمیم شدہ صورتیں ہیں۔

نفسی صلاحیتوں کے سلسلے میں ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی کی صلاحیت بنیادی نفسی صلاحیت ہے جس سے بے شمار دوسری نفسی صلاحیتیں جنم لیتی ہیں۔ یوں کہہ لیجئے کہ جس طرح "چھونے کی حس" مادی اعتبار سے ایک بنیادی حس ہے اُسی طرح ٹیلی پیتھی نفسی اعتبار سے ایک بنیاد (حس) ہے۔

خیالی پیکر کی نفسی قوت

ہم نے کچھ دیر پہلے آپ کو بتایا تھا کہ خیالی پیکر مختلف اشیاء اور افراد کے ساتھ منسلک کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ جب ان اشیاء یا افراد کے ساتھ خیالی پیکر منسلک ہو جاتے ہیں تو ان اشیاء یا افراد پر ان پیکروں کے اثرات پڑنے لگتے ہیں۔

چونکہ ان خیالی پیکروں میں نفسی قوت ہوتی ہے چنانچہ جب کوئی شخص کسی ایسی چیز یا فرد کو جس کے ساتھ خیالی پیکر منسلک ہو چھوتا ہے یا اُس کے قریب آتا ہے تو خیالی پیکر میں موجود نفسی قوت اس پر اثر انداز ہوتی ہے اور اُس شخص میں بھی وہی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے جو نفسی قوت کی شکل میں خیالی پیکر میں موجود تھی۔

نفسی قوت دوسروں کو عطا کرنا

اگر کوئی شخص نفسی صلاحیت کا مالک ہو تو وہ بعض بے جان چیزوں کے ساتھ خیالی پیکر منسلک کر سکتا ہے۔ اِس طرح جس کسی کو یہ بے جان چیز عطا کی جائے گی وہ اس چیز کی مدد سے ایسے تمام لوگوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے جو اُس کے قریب ہوں گے۔ (اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بہت زیادہ نفسی صلاحیت کے مالک لوگ کسی دوسرے شخص کے ساتھ نفسی قوت سے بھرپور خیالی پیکر منسلک کر کے اُسے بھی صاحبِ کرامت بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر نفسی قوت سے بھرپور کوئی پیکر کسی لباس کے ساتھ منسلک کر دیا جائے اور یہ لباس کسی عام شخص کو دے دیا جائے تو وہ شخص یہ لباس پہن کر اردگرد موجود لوگوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور کرامات دکھا سکتا ہے۔ (غالباً اسی لئے صاحبِ کرامات لوگوں کی عطا کی ہوئی چیزوں مثلاً لباس چادر یا چھڑی وغیرہ کو مقدس سمجھا جاتا ہے اور ان اشیاء کا مالک شخص ان کی مدد سے کرامات دکھا سکتا ہے۔

بدرُوحوں کا اثر یا نفسی قوت کا کرشمہ

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی قوتِ خیال مادی اشیاء پر اثر انداز ہونے لگتی ہے۔ لوگ سوچتے ہیں کہ اس شخص پر جنوں یا بدرُوحوں وغیرہ کا اثر ہو گیا ہے حالانکہ اکثر اس قسم کے واقعات نفسی انتشار کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

ہوتا یوں ہے کہ بعض اوقات مخصوص ذہنی کھنچاؤ (MENTAL STRAIN) کے تحت اندرونی نفسی قوتیں جزوی طور پر غلط رُخ اختیار کر لیتی ہیں۔ عموماً یہ صورتحال نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ خاص طور پر بلوغت کے زمانے میں۔ ان لوگوں کے تحت الشعور سے جبلی ہیجان کی ایک ایسی لہر (IMPULSE) نکلتی ہے جس میں اندرونی نفسی قوتوں کی برقی رَو ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ لہر مادی اشیاء پر اثر انداز ہوتی ہے اور بعض اوقات چھوٹی موٹی چیزوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے یا روشنی دکھائی دیتی ہے یا شور سنائی دیتا ہے یا اسی قسم کا کوئی اور واقعہ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ عموماً اس قسم کے واقعات کو جنوں اور بدرُوحوں کا اثر سمجھا جاتا ہے اور اردگرد کے لوگ اور ہمسائے وغیرہ پریشان اور خوفزدہ ہونے لگتے ہیں۔

میں نے اس قسم کے واقعات کی تحقیق کی ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر متعلقہ شخص کی نفسیاتی طریق کار کے تحت مدد کی جائے تو نفسی انتشار ختم ہو جاتا ہے اور متاثرہ شخص کی حالت معمول پر آ جاتی ہے۔

مافوق الفطرت قوتوں کے اثرات

بعض اوقات ایسے واقعات بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کی بنیاد پر میں نے محسوس کیا ہے کہ متاثرہ شخص میں صرف نفسی انتشار ہی کارفرما نہیں بلکہ اس شخص پر بعض دوسرے عوامل بھی اثرانداز ہو رہے ہیں۔ مثلاً مافوق الفطرت چیزوں (SUPERPHYSICAL BEINGS) کی طرف سے دانستہ یا نادانستہ طور پر آنے والے ٹیلی پیتھک اثرات وغیرہ۔

مثلاً ایک شخص مختلف ذہنوں سے خارج ہونے والے نفسی اثرات کے باہم ملنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے انتشار کے درمیان الجھا ہوا تھا۔ اس انتشار کے دو اسباب تھے۔ پہلا سبب تو زندہ لوگوں کے ذہنوں سے خارج ہونے والے نفسی اثرات تھے اور دوسرا سبب مافوق الفطرت چیزوں کی طرف سے آنے والے ٹیلی پیتھک اثرات تھے۔ مافوق الفطرت چیزوں میں مُردہ انسانوں کی روحیں شامل تھیں اور بعض قوتیں بھی شامل تھیں جنہیں انسانی رُوحیں یا انسانی قوتیں نہیں کہا جا سکتا

یہ سب نفسی اثرات اور غیر انسانی قوتیں متاثرہ شخص کے اردگرد موجود نفسی قوت کے غلاف (AURA) میں الجھ گئی تھیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں اس کرۂ ارض پر بسنے والے ہر شخص کے اردگرد نفسی قوت (PSYCHIC ENERGY) کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ نفسی قوت کے اس غلاف کو (AURA) کہتے ہیں۔ (یہ غلاف ایک مقناطیسی خول کی مانند ہوتا ہے اور بیرونی نفسی اثرات کو اثرانداز ہونے سے روکتا

ہے۔ چنانچہ اگر بیرونی نفسی اثرات اس غلاف کو توڑ کر اس میں الجھ جائیں تو متعلقہ شخص کا متاثر ہونا یقینی ہوتا ہے)

چنانچہ جہاں تک انسانی روحوں کا تعلق ہے۔ اگر صحیح نفسی طریق کار اختیار کیا جائے اور یہ حقیقی خواہش موجود ہو کہ ان رُوحوں کو ٹیلی پیتھی کے تانے بانے یا جال (WEB) سے رہائی دلائی جائے تو عموماً اتنا کرنا ہی کافی ہوتا ہے اور ٹیلی پیتھی کا وہ جال ٹوٹ جاتا ہے جس میں یہ انسانی رُوحیں الجھی ہوئی ہوتی ہیں۔

ٹیلی پیتھی ایک وسیع علم ہے

ٹیلی پیتھی ایک بہت وسیع علم ہے اور اس کتاب میں آپ کو اس کے بارے میں وہ معلومات فراہم کی گئی ہیں جو مزید تحقیق اور تجربات کے لئے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان معلومات کی بنیاد پر آپ ٹیلی پیتھی کے میدان میں آگے بڑھ سکتے ہیں اور اس شعبے میں عروج حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم سب ایک طرح سے کوتاہ اندیشی کا شکار ہیں خاص طور پر انسان کی اندرونی صلاحیتوں کے بارے میں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا وجود دوسری چیزوں سے الگ تھلگ ہے لیکن یہ تصور محض دھوکہ ہے۔ ہمارے مادی وجود اور شخصیت کے پردے کے پیچھے ہمارا حقیقی وجود ہے اور یہ حقیقی وجود مادیت اور مادی اصولوں کے تابع نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم صرف مادی اصولوں ہی سے آشنا ہیں تاہم اپنے

حقیقی وجود کو پہچاننے کے سلسلے میں لوگوں کی دلچسپی اب بڑھ رہی ہے اور لوگوں کو وہ قوتیں حاصل ہو رہی ہیں جن سے پہلے وہ محروم تھے۔ چنانچہ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ انسان کائنات کی اکائی سے الگ نہیں اور علیحدہ وجود کا تصور محض دھوکہ ہے۔

انسان کا حقیقی وجود مادی قوانین سے آزاد ہے۔ یہ وجود صرف عظیم آفاقی قوانین (COSMIC LAWS) کا پابند ہے۔ چنانچہ انسان کے حقیقی وجود کی پہنچ بہت دُور تک ہے۔ انسان کا مادی وجود جو مادی اصولوں کے تابع ہے اور جس کا دائرہ عمل بہت محدود ہے، اس عظیم وسعت کا اندازہ نہیں لگا سکتا جو انسان کے حقیقی وجود کے لئے موجود ہے۔

لیکن کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ انسان کے حقیقی وجود کا کوئی پہلو اُبھر کر مادی وجود کے قریب پہنچ جاتا ہے تاہم اس عمل کے لئے جن محرکات کی ضرورت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اُن کے بارے میں لاعلمی کا شکار ہیں یا بہت ہی کم علم رکھتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی کے عمل کے دوران بعض اوقات انسان کا آفاقی دُنیا سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور چند لمحے کے لئے مادی حدود و قیود ختم ہو جاتی ہیں اور ہمیں اپنے حقیقی وجود کا ادراک حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس عالمِ نورانی میں ہم یہ دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں کہ ہماری ذات دوسری اشیاء سے الگ نہیں بلکہ ہم کائنات کی اس اکائی کا حصّہ ہیں اور ایک ہی کل کا جزو ہیں۔

چنانچہ ہم اس نتیجے پر بھی پہنچتے ہیں کہ کرۂ ارض پر بسنے والے تمام کے تمام انسان ایک ہی حقیقت مطلق کا پرتو ہیں اور ایک ہی کل کے اجزا ہیں۔ اس طرح ہمیں دُنیا بھر کے انسانوں کے درمیان بھائی چارے کا درس بھی ملتا ہے۔

یہ دنیا انسانوں کا ایک جنگل ہے۔ جس طرح جنگل میں مختلف مزاج کے جانور ہوتے ہیں، اسی طرح اس دنیا میں بھی مختلف طرح کے لوگ ہیں۔ بعض درندوں کی طرح خونخوار اور ظالم ہیں، بعض بھیڑیوں کی طرح سفاک، بعض اومڑیوں کی طرح مکار اور چالاک، بعض گیدڑوں کی طرح بزدل اور بعض ہرنوں کی طرح شریف اور معصوم۔ ان سب میں کامیابی کے ساتھ جینا ایک مشکل ہنر ہے۔ اس مقصد کے لئے ذاتی کمزوریوں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ "کامیابی کی سیڑھی پر اوپر ہی اوپر" ایک ایسی کتاب ہے جو آپ کو اپنی کمزوریوں سے نجات حاصل کرنے میں مدد دے گی تاکہ آپ آگے ہی آگے بڑھ سکیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ میں ایک حیرت انگیز طاقت ہے۔ اس طاقت کے بارے میں شاید آپ نے کبھی سوچا ہی نہیں۔ یہ طاقت ہے مثبت سوچ، اعتماد اور یقین کی۔ یہ ایک نفسیاتی اور بعض صورتوں میں ایک روحانی طاقت ہے۔ اگر آپ اس طاقت کو بیدار کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ کوئی معجزہ ہے، کوئی کرامت ہے یا کیا ہے؟ یہ سب جاننے اور اپنی ذہنی اور روحانی طاقت کے ذریعے اپنی زندگی میں انقلاب لانے کے لئے ہماری کتاب "اچھی سوچ، راہ آسان، منزل قریب" کا مطالعہ کریں۔

جب آپ مشکلات کے بھنور میں پھنس جائیں۔ فکر، پریشانی، مالی مشکلات، ناکامی اور نکتہ چینی چاروں طرف سے آپ کو گھیر لیں۔ آپ کو کوئی راہ دکھائی نہ دیتی ہو تو یہ کتاب آپ کی مدد کرے گی۔ "زندگی کا دروازہ کھلا ہے" آسمانی کتابوں کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ یہ کروڑوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اگر آپ نے یہ کتاب ابھی تک نہیں پڑھی تو یقیناً آپ راہنمائی سے محروم رہ گئے ہیں۔

کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کے ذہن میں نئے نئے خیالات پیدا ہوں۔ لوگ آپ کو پسند کریں۔ آپ کو فائدہ پہنچا کر وہ خوش ہوں۔ آپ کو لوگوں سے کام لینے کا طریقہ آ جائے۔ آپ کے کاروبار، تنخواہ اور آمدنی میں اضافہ ہو۔ آپ کامیابی کے تمام گُر سیکھ جائیں۔ آپ کی پُرکشش گفتگو سے لوگ متاثر ہوں۔ وہ آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں۔ خواتین آپ میں کشش محسوس کریں اور ساری دنیا آپ سے خوش ہو۔ اگر آپ یہ سب کچھ چاہتے ہیں تو "دوسروں پر جادو کیجئے" کا مطالعہ آپ کے لئے ضروری ہے۔

ایشیا بکس کی کتابیں اِن بک سیلرز سے بھی مل سکتی ہیں

☆ رحمٰن بک ہاؤس' اردو بازار' کراچی' فون 7766751 ☆ الکوثر نیوز ایجنسی' فریئر مارکیٹ' کراچی ☆ دیگم بک پورٹ' مین اردو بازار' کراچی ☆ علم و عرفان پبلشرز' 34 اردو بازار' لاہور' فون 7324132 ☆ طارق بک سینٹر' نولکھا بازار' لاہور۔ ☆ کتاب گھر' اقبال روڈ' نزد کمیٹی چوک راولپنڈی شہر' فون 5552929 ☆ اشرف بک ایجنسی' کمیٹی چوک' راولپنڈی ☆ اتحاد نیوز ایجنسی' اسلام مارکیٹ' موتی پلازہ' جیسمٹ' مری روڈ' راولپنڈی' فون 5504559 ☆ بک سینٹر' حیدر روڈ' صدر' راولپنڈی۔ ☆ مکتبہ سرحد' خیبر بازار' پشاور' فون 212535 ☆ شمع بک سٹال' بھوانہ بازار' فیصل آباد' فون 613449 ☆ کتب خانہ مقبول عام' جھنگ بازار' گلی نمبر 6' فیصل آباد' فون 612038 ☆ کتابستان بک سیلرز' شاہی بازار' بہاولپور' فون 874815 ☆ ریلوے بک سٹال' ریلوے سٹیشن' خانیوال ☆ خانیوال کتاب گھر' چوک مرکزی جامع مسجد' خانیوال ☆ مسعود نیوز ایجنسی' چکوال' فون 591209 ☆ طاہر نیوز ایجنسی' عارف بازار' بورے والا ☆ نیو کالج سٹیشنری مارٹ' لیاقت روڈ' میاں چنوں' فون 661838 ☆ سلطانی نیوز ایجنسی' چکوال' ☆ ہمدرد نیوز ایجنسی' ریلوے بک سٹال' شورکوٹ چھاؤنی' ☆ حق باھو نیوز ایجنسی' نیا اڈا الاریاں' شورکوٹ شہر' ☆ جنجوعہ سٹیشنری مارٹ' کھاریاں' ☆ آئیڈیل سپورٹس' صدر بازار کھاریاں' ☆ ہیر نیوز ایجنسی' ٹریفک چوک' جام پور' ☆ ملک نیوز ایجنسی' ٹریفک چوک' ڈیرہ غازی خان' ☆ فیض نیوز ایجنسی' عیسیٰ خیل' ☆ رابیل کتاب گھر' سٹیشن روڈ' لاڑکانہ' ☆ جتوئی نیوز ایجنسی' گھنٹہ گھر' نزد UBL سکھر' ☆ مشتاق نیوز ایجنسی' نزد فائر بریگیڈ' مریم روڈ' پرانا نواب شاہ' ☆ ظفر کتاب گھر' چوک زرگران' مین بازار' کوہاٹ شہر' فون 519677 ☆ کوہاٹ بک سنٹر' بالمقابل سٹی ڈاکخانہ پرانا جیل روڈ' کوہاٹ ☆ امان سنز بک سیلرز' اندرون تحصیل گیٹ' کوہاٹ ☆ طاہر بک ڈپو' چھپر تھانہ روڈ' بنوں' ☆ جاوید نیوز ایجنسی' خاص بازار' بالاکوٹ' ☆ پاکستانی سنز' ہسپتال چوک' میانوالی روڈ' شکر درہ' ☆ عاصم بک ڈپو' گڑھی حبیب اللہ' ضلع مانسہرہ ☆ حاجی گل کرم خان نیوز ایجنسی' چارسدہ' ☆ ہاشمی برادرز' گوردت سنگھ روڈ' کوئٹہ ☆ عبدالعزیز بک سٹال' میزان چوک' کوئٹہ ☆ العبید نیوز ایجنسی' چیوانی' ☆ ایم ٹی بک سیلرز' طارق مارکیٹ' ائرپورٹ روڈ' گلگت' ☆ قریشی نیوز ایجنسی' مین بازار' کوٹلی' ☆ حاجی غلام حیدر نیوز ایجنٹ' سماہنی' ضلع بھمبر' ☆ فیض کتاب گھر' نیو بازار' چترال۔

مرچو
ین پر رحم فرما ..... آمین

ہماری بعض دلچسپ اور مفید کتابیں

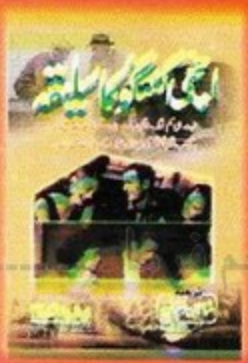

ایشیا بکس پوسٹ بکس نمبر 554 راولپنڈی